Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

MUSDUS HALI
G. K. U.

948

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम मुसद्दस हाली

लेखक जनाब अल्ताफ हुसैन हाली

प्रकाशन वर्ष 1903

आगत संख्या 948

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

948

948;U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

948

۴۶
۱۲

مدو جزر اسلام

المعروف

بہ

مسدس حالی

948;U

من تصنیف جناب مولانا الطاف حسین صاحب حالی پانی پتی

جسکو مصنف کی اجازت سے دوکان الفرض نے

محمڈن پریس علیگڈھ میں طبع کرایا

قیمت فی جلد ۸؍

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پہلا دیباچہ

سنہ ۱۲۹۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلبل کی چمن مین ہمزبانی چھوڑی ۔۔۔ بزم شعرا مین شعرخوانی چھوڑی
جب سے دل زندہ تو نے ہم کو چھوڑا ۔۔۔ ہم نے بھی تری رام کہانی چھوڑی

بچپن کا زمانہ جو کہ حقیقت مین دنیا کی بادشاہت کا زمانہ ہے ایک ایسے دلچسپ اور پُرفضا میدان مین گزرا جو کلفت کے گرد و غبار سے بالکل پاک تھا۔ نہ وہان ریت کے ٹیلے تھے نہ خار دار جھاڑیان تھین۔ نہ آندھیون کے طوفان تھے نہ باد سموم کی لپٹ تھی۔ جب اس میدان سے کھیلتے کودتے آگے بڑھے تو ایک اور صحرا اس سے بھی زیادہ دلفریب نظر آیا۔ جس کے دیکھتے ہی ہزارون ولولے اور لاکھون اُمنگین خودبخود دل مین پیدا ہوگئین۔ مگر یہ صحرا جسقدر نشاط انگیز تھا اُسی قدر وحشت خیز تھا۔ اِس کی سبز جھاڑیون مین ہولناک درندے چھپے ہوئے تھے۔ اور اسکے خوشنما پودون پر سانپ اور بچھو لپٹے ہوئے تھے۔ جو ہین اُسکی حد مین قدم رکھا ہر گوشہ سے شیر و پلنگ اور مار و کژدم نکل آئے۔ باغ جوانی کی بہار اگرچہ قابل دید تھی مگر دنیا کے مکروہات سے دم لینے کی فرصت نہ ملی نہ خود آرائی کا خیال آیا۔ نہ عشق و جوانی کی ہوا لگی۔ نہ وصل کی لذّت اُٹھائی۔ نہ فراق کا مزا چکھا۔

پنہان تھا دامِ سخت قریب آشیان کے ۔۔۔ اُڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

البتہ شاعری کی بدولت چند روز جھوٹا عاشق بننا پڑا - ایک خیالی معشوق کی چاہ
مین برسون دشت وجنون کی وہ خاک اُڑائی کہ قیس و فرہاد کو گرد کر دیا - کبھی نالہ نیم شبی
سے ربع مسکون کو ہلا ڈالا - کبھی چشم دریا بار سے تمام عالم کو ڈبو دیا - آہ و فغان کے
شور سے کروبیون کے کان بھرے ہو گئے - شکایتون کی بوچھاڑ سے زمانہ
چیخ اُٹھا - طعنون کی بھرمار سے آسمان چھلنی ہو گیا - جب رشک کا تلاطم ہوا تو
ساری خدائی کو رقیب سمجھا - یہان تک کہ آپ اپنے سے بدگمان ہو گئے - جب
شوق کا دریا اُمنڈا تو کشش دل سے جذب مقناطیسی اور قوت کہربائی کا کام لیا
بارہا تیغ ابرو سے شہید ہوئے اور بارہا ایک ٹھوکر سے جی اُٹھے - گویا زندگی ایک
پیراہن تھا کہ جب چاہا اُتار دیا - اور جب چاہا پہن لیا - میدان قیامت مین اکثر
گزر ہوا - بہشت و دوزخ کی اکثر سیر کی - بادہ نوشی پر آئے تو خم کے خم لنڈھا دئے
اور پھر بھی سیر نہ ہوئے - کبھی خانۂ خمار کی چوکھٹ پر جبہہ سائی کی - کبھی مَے فروش
کے در پر گدائی کی - کفر سے مانوس رہے ایمان سے بیزار رہے پیر مغان
کے ہاتھ پر بیعت کی - برہمنون کے چیلے بنے - بُت پوجے - زُنار باندھا قشقہ لگایا
زاہدون پر پھبتیان کہین - واعظون کا خاکا اُڑایا - دیر اور بتخانہ کی تعظیم کی - کعبہ
اور مسجد کی توہین کی - خدا سے شوخیان کین - نبیون کی گستاخیان کین -
اعجاز مسیحی کو ایک کھیل جانا - حسن یوسفی کو تماشا سمجھا - غزل کہی تو پاک
شہدون کی بولیان لے لین - قصیدہ لکھا تو بھاٹ اور بادخوانون کے مُنہ پھیلائے
ہر مُشت خاک مین اکسیر اعظم کے خواص بتلائے - ہر چوب خشک مین عصائے
موسیٰ کے کرشمے دکھائے - ہر نمرود وقت کو ابراہیم خلیل سے جا ملایا - ہر
فرعون بے سامان کو قادر مطلق سے جا بھڑایا - جس کے مداح بنے اُسے ایسا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بانس پر چڑھایا کہ خود ممدوح کو اپنی تعریف مین کچھ مزا نہ آیا - غرض نامۂ اعمال ایسا سیاہ کیا کہ کہین سفیدی باقی نہ چھوڑی ؞

چو پرسش گنہم روز حشر خواہد بود
تمسکات گناہان خلق پارہ کنند

بیس برس کی عمر سے چالیسوین سال تک تیلی کے بیل کی طرح اُسی ایک چکّر مین پھرتے رہے اور اپنے نزدیک سارا جہان طی کر چکے - جب آنکھین کُھلین تو معلوم ہوا کہ جہان سے چلے تھے ابتک وہین ہین -

شکستہ رنگ شباب و ہنوز رعنائی
درآن دیار کہ زادی ہنوز آنجائی

نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو داہین باہین آگے پیچھے ایک میدان وسیع نظر آیا - جس مین بیشمار راہین چارون طرف کُھلی ہوئی تھین اور خیال کے لئے کہین عرصہ تنگ نہ تھا جی مین آیا کہ قدم آگے بڑھاہین اور اس میدان کی سیر کرین مگر جو قدم بیس برس تک ایک چال سے دوسری چال نہ چلے ہون اور جن کی دوڑ گز دو گز زمین مین محدود رہی ہو اُن سے اِس وسیع میدان مین کام لینا آسان نہ تھا - اِس کے سوا بیس برس کی بیکار اور نکمّی گردش مین ہاتھ پاؤن چور ہو گئے تھے اور طاقت رفتار جواب دے چُکی تھی - لیکن پاؤن مین چکّر تھا اسلئے نچلا بیٹھنا بھی دشوار تھا - چند روز اِسی تردد مین یہ حال رہا کہ ایک قدم آگے بڑھاتا تھا دوسرا پیچھے ہٹتا تھا - ناگاہ دیکھا کہ ایک خدا کا بندہ جو اس میدان کا مرد ہے ایک دشوار گزار رستے مین رہ نورد ہے - بہت سے لوگ جو اُس کے ساتھ چلے تھے تھک کر پیچھے رہ گئے ہین بہت سے ابھی اُس کے ساتھ اُفتان و خیزان چلے جاتے ہین - مگر ہونٹون پر پپڑیان جمی ہین پیرون مین چھالے پڑے ہین - دم چڑھ رہا ہے - چہرہ پر ہوائیان اُڑ رہی ہین - لیکن وہ اولوالعزم آدمی جوان سب کا رہنما ہے - اُسیطرح تازہ دم ہے نہ اُسے رستے کی تکان ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ ساتھیون کے چھوٹ جانے کی پروا ہے نہ منزل کی دوری سے کچھ ہراس ہے
اُس کی چتونون مین غضب کا جادو بھرا ہے۔ کہ جسکی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھتا ہے وہ آنکھین
بند کرکے اُس کے ساتھ ہولیتا ہے۔ اُس کی ایک نگاہ ادھر بھی پڑی اور اپنا
کام کرگئی ÷ بیس برس کے تھکے ہارے خستہ وکوفتہ اُسی دشوار گزار رستے پر
پڑ لئے۔ نہ یہ خبر ہے کہ کہان جاتے ہین نہ یہ معلوم ہے کہ کیون جاتے ہین۔ نہ
طلبِ صادق ہے۔ نہ قدم راسخ ہے۔ نہ عزم ہے نہ استقلال ہے۔ نہ صدق
ہے نہ اخلاص ہے۔ مگر ایک زبردست ہاتھ ہے کہ کھینچے لئے چلا جاتا ہے ÷

آن دل کہ رم نمودے از خوبروجوانان	دیرینہ سال پیرے بُردش بیک نگاہے

زمانہ کا نیا ٹھاٹھ دیکھ کر پُرانی شاعری سے دل سیر ہوگیا تھا اور جھوٹے ڈھکوسلے
باندھنے سے شرم آنے لگی تھی۔ نہ یارون کے اُبھارون سے دل بڑھتا تھا۔
نہ ساتھیون کی ریس سے کچھ جوش آتا تھا۔ مگر یہ ایک ایسے ناسور کا مُنہ بند کرنا تھا
جو کسی نہ کسی راہ سے تراوش کئے بغیر نہین رہ سکتا اسلئے بخارات درونی جن کے
رُکنے سے دم گھٹا جاتا تھا۔ دل ودماغ مین تلاطم کر رہے تھے اور کوئی رخنہ ڈھونڈتے
تھے۔ قوم کے ایک سچے خیرخواہ نے جو اپنی قوم کے سوا تمام ملک مین اسی نام
سے پکارا جاتا ہے اور جسطرح خود اپنے پُرزور ہاتھ اور قوی بازو سے بھائیون کی خدمت
کر رہا ہے اسیطرح ہر اپاہج اور نکمّے کو اسی کام مین لگانا چاہتا ہے۔ آکر ملامت کی
اور غیرت دلائی کہ حیوان ناطق ہونے کا دعویٰ کرنا اور خدا کی دی ہوئی زبان سے
کچھ کام نہ لینا بڑی شرم کی بات ہے۔

رُو چو انسان لب بجنبان دردہن	ورجمادی لاف انسانی مزن

قوم کی حالت تباہ ہے۔ عزیز ذلیل ہوگئے ہین۔ شریف خاک مین مل گئے ہین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

علم کا خاتمہ ہو چکا ہے - دین کا صرف نام باقی ہے - افلاس کی گھر گھر پکار ہے پیٹ کے چارون طرف دہائی ہے - اخلاق بالکل بگڑ گئے ہین اور بگڑتے جاتے ہین تعصب کی گھنگھور گھٹا تمام قوم پر چھائی ہوئی ہے - رسم و رواج کی بیڑی ایک ایک کے پاؤن مین پڑی ہے - جہالت اور تقلید سب کی گردن پر سوار ہے اُمرا جو قوم کو بہت کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہین غافل اور بے پروا ہین - علما جن کو قوم کی اصلاح مین بہت بڑا دخل ہے - زمانہ کی ضرورتون اور مصلحتون سے ناواقف ہین ایسے مین جس سے جو کچھ بن آئے سو بہتر ہے ورنہ ہم سب ایک ہی ناؤ مین سوار ہین اور ساری ناؤ کی سلامتی مین ہماری سلامتی ہے - ہر چند لوگ بہت کچھ لکھ چکے ہین اور لکھ رہے ہین - مگر نظم جو کہ بالطبع سب کو مرغوب ہے اور خاص کر عرب کا ترکہ اور مسلمانون کا موروثی حصہ ہے قوم کے بیدار کرنے کے لئے اب تک کسی نے نہین لکھی - اگرچہ ظاہر ہے کہ اور تدبیرون سے کیا ہوا جو اس تدبیر سے ہوگا - مگر ایسی تنگ حالتون مین انسان کے دل پر ہمیشہ دو طرح کے خیال گذرتے رہے ہین ایک یہ کہ ہم کچھ نہین کر سکتے - دوسرے یہ کہ ہم کچھ کرنا چاہیئے - پہلے خیال کا نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ نہ ہوا - اور دوسرے خیال سے دُنیا مین بڑے بڑے عجائبات ظاہر ہوئے ✣

در فیض است منشین از کشائش نا امید اینجا	برنگ دانہ از ہر قفل میروید کلید اینجا

وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ

ہر چند اس حکم کی بجا آوری مشکل تھی - اور اس خدمت کا بوجھ اُٹھانا دشوار تھا - مگر ناصح کی جادو بھری تقریر جی مین گھر کر گئی - دل ہی سے نکلی تھی دل مین جا کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ٹھیری - برسون کی بجھی ہوئی طبیعت مین ایک ولولہ پیدا ہوا - اور باسی کڑھی مین ایک اُبال آیا - افسردہ دل اور بوسیدہ دماغ جو امراض کے متواتر حملون سے کسی کام کے نہ رہے تھے انھین سے کام لینا شروع کیا اور ایک مسدس کی بنیاد ڈالی - دُنیا کے مکروہات سے فرصت بہت کم ملی - اور بیماریون کے ہجوم سے اطمینان کبھی نصیب نہ ہوا - مگر ہر حال مین یہ دُھن لگی رہی - بارے الحمد للہ کہ بہت سی دقتون کے بعد ایک ٹوٹی پھوٹی نظم اِس عاجز بندہ کی بساط کے موافق تیار ہوگئی - اور ناصح مشفق سے شرمندہ ہونا پڑا - صرف ایک امید کے سہارے پر یہ راہ دور و دراز طے کی گئی ہے - ورنہ منزل کا نشان نہ ابتک ملا ہے نہ آیندہ ملنے کی توقع ہے -

خبرم نیست کہ منزلگہ مقصود کجاست	اینقدر ہست کہ بانگ جرسے مے آید

اس مسدس کے آغاز مین پانچ سات بند تمہید کے لکھ کر اوّل عرب کی اُس ابتر حالت کا خاکا کھینچا ہے جو ظہور اسلام سے پہلے تھی اور جس کا نام اسلام کی زبان مین جاہلیت رکھا گیا - پھر کوکب اسلام کا طلوع ہونا اور نبی اُمّی کی تعلیم سے اُس ریگستان کا دفعۃً سرسبز و شاداب ہوجانا اور اُس ابر رحمت کا اُمّت کی کھیتی کو رحلت کے وقت ہرا بھرا چھوڑ جانا اور مسلمانون کا دینی و دنیوی ترقیات مین تمام عالم پر سبقت لیجانا بیان کیا ہے - اسکے بعد اُنکے تنزل کا حال لکھا ہے اور قوم کے لئے اپنے بے ہنر ہاتھون سے ایک آئینہ خانہ بنایا ہے جس مین آکر وہ اپنے خط و خال دیکھ سکتے ہین - کہ ہم کون تھے اور کیا ہو گئے ؛ اگرچہ اس جانکاہ نظم مین جسکی دشواریان لکھنے والے کا دل اور دماغ ہی خوب جانتا ہے بیان کا حق نہ مجھ سے ادا ہوا ہے نہ ہو سکتا تھا - مگر شکر ہے کہ جسقدر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو گیا اتنی بھی امید نہ تھی - ہمارے ملک کے اہل مذاق ظاہر اس روکھی پھیکی سیدھی سادی نظم کو پسند نہ کرینگے - کیونکہ اس مین یا تاریخی واقعات ہین یا چند آیتون اور حدیثون کا ترجمہ ہے یا جو آجکل قوم کی حالت ہے اس کا صحیح صحیح نقشہ کھینچا گیا ہے - نہ کہین نازک خیالی ہے - نہ رنگین بیانی ہے - نہ مبالغہ کی چاٹ ہے - نہ تکلف کی چاشنی ہے - غرض کوئی بات ایسی نہین ہے جس سے اہل وطن کے کان مانوس اور مذاق آشنا ہون - کو کرشمہ ایسا نہین ہے کہ لَا عَینٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلیٰ قَلْبِ بَشَرٍ گویا اہل دہلی و لکھنؤ کی دعوت مین ایک ایسا دسترخوان چُنا گیا ہے جس مین اُبالی کھچڑی اور بے مرچ سالن کے سوا کچھ نہین - مگر اس نظم کی ترتیب مزے لینے اور واہ واہ سننے کے لیئے نہین کی گئی - بلکہ عزیزون اور دوستون کو غیرت اور شرم دلانے کے لیئے کی گئی ہے - اگر دیکھین اور پڑھین اور سمجھین تو اونکا احسان ہے ورنہ کچھ شکایت نہین ٭

حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن است وبس		در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید

٭ نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی بشر کے دل مین گزرا ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوسرا دیباچہ

سنہ ۱۳۰۳ھ

حدیث دردِ دلاویز داستانے نیست	کہ ذوق بیش دہد چون دراز تر گردد

مسدس مدوجزر اسلام اوّل ہی اوّل سنہ ۱۲۹۶ ہجری مین چھپکر شائع ہوا تھا - اگرچہ اس نظم کی اشاعت سے شاید کوئی معتدبہ فائدہ سوسائٹی کو نہین پہنچا مگر چھہ برس مین جسقدر قبولیت یا شہرت اِس نظم کو اطرافِ ہندوستان مین ہوئی وہ فی الواقع تعجب انگیز ہے - نظم بالکل غیر مانوس تھی اور مضمون اکثر طعن وملامت پر مشتمل تھے قوم کی بُرائیان چُن چُن کر ظاہر کی گئی تھین اور زبان سے تیغ وسنان کا کام لیا گیا تھا - ناظم کی نسبت قوم کے اکثر ابرار واخیار مذہبی سوءظن رکھتے تھے - تعصب عموماً کلمہ حق سننے سے مانع تھا - بااینہمہ اس تھوڑی سی مدت مین یہ نظم ملک کے اطراف و جوانب مین پھیل گئی - ہندوستان کے مختلف اضلاع مین اُس کے آٹھ سات ایڈیشن اب سے پہلے چھپ چکے ہین - بعض قومی مدرسون مین اُس کا انتخاب بچّون کو پڑھایا جاتا ہے - مولود شریف کی مجلسون مین جابجا اُس کے بند پڑھے جاتے ہین - اکثر لوگ اُس کو پڑھ کر بے اختیار روتے اور آنسو بہاتے ہین - اُس کے بہت سے بند ہمارے واعظون کی زبان پر جاری ہین - کہین کہین قومی ناٹک مین اُس کے مضامین ایکٹ کئے جاتے ہین - بہت سے مسدس اُسی کی روش پر اِسی بحر مین ترتیب دئے گئے ہین - اکثر اخبارون مین موافق ومخالف ریویو اُس پر لکھے گئے ہین - شمالی مغربی اضلاع کے سرکاری مدارس مین عام قبولیت کی وجہ سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُسکو تعلیم مین داخل کردیا گیا ہے - یہ اور اسی قسم کی اور بہت سی باتین ایسی ہین جن سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم نے اُسکی طرف کافی توجہ کی ہے مگر اس پر مصنف کو کچھ فخر کرنے کا محل نہین ہے - اگر قوم کے دل مین متاثر ہونے کا مادّہ نہ ہوتا تو یہ اور ایسی ایسی ہزار نظمین بیکار تھین - پس مصنف کو اگر فخر ہے تو صرف اس بات پر ہے کہ اُس نے زمین شور مین تخم ریزی نہین کی اور پتھر مین جونک لگانی نہین چاہی - اُس نے ایک ایسی جماعت کو مخاطب گردانا ہے جو بے راہ ہے پر گمراہ نہین ہے - وہ رستے سے بھٹکے ہوئے ہین - مگر رستے کی تلاش مین چپ و راس نگران ہین - اُن کے ہنر مفقود ہو گئے ہین مگر قابلیت موجود ہے - اِن کی صورت بدل گئی ہے مگر ہیولی باقی ہے - اُن کے قوی مضمحل ہو گئے ہین مگر زائل نہین ہوئے - اِنکے جوہر مٹ گئے ہین مگر جلا سے پھر نمودار ہو سکتے ہین - اُن کے عیبون مین خوبیان بھی ہین مگر چھپی ہوئی اُن کے خاکستر مین چنگاریان بھی ہین مگر دبی ہوئی -

یہ نظم جسمین قوم کی گزشتہ اور موجودہ حالت کا صحیح صحیح نقشہ کھینچنا مدنظر تھا اگرچہ مشرق کی عام نظمون کی نسبت مبالغہ سے خالی تھی - لیکن فروگذاشت سے خالی نہ تھی - دوست کی نگاہ نکتہ چینی اور خُردہ گیری مین وہی کام کرتی ہے جو دشمن کی نگاہ کرتی ہے - دونو یکسان عیبون پر خردہ گیری اور خوبیون سے چشم پوشی کرتے ہین - مگر دشمن اس غرض سے کہ عیب ظاہر ہون اور خوبیان مخفی رہین - اور دوست اس خوف سے کہ مبادا خوبیون کا غرور عیبون کی اصلاح سے باز رکھے - مصنف بھی جو کہ دوستی کا دم بھرتا ہے شاید محبت اور دلسوزی ہی سے قوم کی عیب جوئی پر مجبور ہوا اور ہنر گستری سے معذور رہا - مگر یہ اسلوب جسقدر غیرت دلانے والا تھا اُسی قدر مایوس کرنیوالا بھی تھا - مصنف کے دل کی آگ بھڑک بھڑک کر بجھ گئی تھی اور اُس کی افسردگی الفاظ مین سرایت کر گئی تھی - نظم کا خاتمہ ایسے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دل شکن اشعار پر ہوا جن سے تمام امیدین منقطع ہوگئین اور تمام کوششین رایگان نظر آنے لگین شاید اس خرابی کا تدارک کچھ نہ ہوسکتا اگر قوم کی توجہ مصنف کے دل مین ایک نئی تحریک پیدا نہ کرتی اور قوم کو ایک نئے خطاب کا مستحق نہ ٹھیراتی۔ گو قوم نہین بدلی مگر اُس کے تیور بدلے جاتے ہین۔ پس اگر تحسین کا وقت نہین آیا تو نفرین ضرور کم ہونی چاہیئے بعض احباب کی تحریک نے اِن خیالات کی تائید کی اور ایک ضمیمہ مقتضائے حال کے موافق اصل مسدس کے آخر مین لاحق کیا گیا۔ ضمیمہ کو طول دینا مصنف کا مقصود نہ تھا لیکن اِس مضمون کو چھیڑ کر طول سے بچنا ایسا ہی مشکل تھا جیسے سمندر مین کود کر ہاتھ پاؤن نہ مارنا۔

قدیم مسدس مین بھی جستہ جستہ تصرف کیا گیا ہے۔ شاید بعض تصرفات کو نا ظرین اسوجہ سے کہ قدیم اسلوب مانوس ہوگیا تھا پسند نہ کرین۔ مگر مصنف کا فرض تھا کہ دوستون کی ضیافت مین کوئی ایسی چیز پیش نہ کرے جو خود اُس کے مذاق مین ناگوار معلوم ہو نظم نہ پہلے پسند کے قابل تھی اور نہ اَب ہے مگر الحمد للہ کہ درد اور سچ پہلے بھی تھا اور اَب بھی ہے امید ہے کہ درد پھیلے گا اور سچ چمکے گا۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حامداً و مصلیاً

پستی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھے	اسلام کا گر کر نہ اُبھرنا دیکھے
مانے نہ کبھی کہ مد ہے ہر جزر کے بعد	دریا کا ہمارے جو اُترنا دیکھے

مسدس

کسی نے یہ بقراط سے جا کے پوچھا	مرض تیرے نزدیک مہلک ہین کیا کیا
کہا دُکھ جہان مین نہین کوئی ایسا	کہ جس کی دوا حق نے کی ہو نہ پیدا

مگر وہ مرض جس کو آسان سمجھین
کہے جو طبیب اُس کو ہذیان سمجھین

سبب یا علامت گر اُن کو سمجھائین	تو تشخیص مین سو نکالین خطائین
دوا اور پرہیز سے جی چرائین	یونہین رفتہ رفتہ مرض کو بڑھائین

طبیبون سے ہرگز نہ مانوس ہون وہ
یہان تک کہ جینے سے مایوس ہون وہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہی حال دُنیا مین اُس قوم کا ہے — بھنور مین جہاز آکے جس کا گھرا ہے
کنارا ہے دور اور طوفاں بپا ہے — گماں ہے یہ ہر دم کہ اب ڈوبتا ہے

نہین لیتے کروٹ مگر اہل کشتی
پڑے سوتے ہین بے خبر اہل کشتی

گھٹا سر پہ ادبار کی چھا رہی ہے — فلاکت سماں اپنا دکھلا رہی ہے
نحوست پس و پیش منڈلا رہی ہے — چپ و راست سے یہ صدا آرہی ہے

کہ کل کون تھے آج کیا ہوگئے تم
ابھی جاگتے تھے ابھی سو گئے تم

پر اُس قومِ غافل کی غفلت وہی ہے — تنزل پہ اپنے قناعت وہی ہے
ملے خاک مین پر رعونت وہی ہے — ہوئی صبح اور خوابِ راحت وہی ہے

نہ افسوس اُنھین اپنی ذلت پہ ہے کچھ
نہ رشک اور قومون کی عزت پہ ہے کچھ

بہائم کی اور اُنکی حالت ہے یکساں — کہ جس حال مین ہین اُسی مین ہین شاداں
نہ ذلت سے نفرت نہ عزت کا ارماں — نہ دوزخ سے ترساں نہ جنت کے خواہاں

لیا عقل و دین سے نہ کچھ کام انہون نے
کیا دینِ برحق کو بدنام انہون نے

وہ دین جس نے اعدا کو اخواں بنایا — وحوش اور بہائم کو انساں بنایا
درندون کو غمخوارِ دوراں بنایا — گڈریوں کو عالم کا سلطاں بنایا

وہ خطہ جو تھا ایک ڈھورون کا گلہ
گراں کر دیا اُس کا عالم سے پلہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عرب جس کا چرچا ہے یہ کچھ وہ کیا تھا
زمانہ سے پیوند جس کا جدا تھا
جہان سے الگ اک جزیرہ نما تھا
نہ کشورستان تھا نہ کشورکشا تھا

تمدّن کا اُس پر پڑا تھا نہ سایہ
ترقی کا تھا وہان قدم تک نہ آیا

نہ آب وہوا ایسی تھی روح پرور
نہ کچھ ایسے سامان تھے وہان میسّر
کہ قابل ہی پیدا ہون خود جس سے جوہر
کنول جس سے کھل جائین دل کے سراسر

نہ سبزہ تھا صحرا مین پیدا نہ پانی
فقط آبِ باران پہ تھی زندگانی

زمین سنگلاخ اور ہوا آتش افشان
پہاڑ اور ٹیلے سراب اور بیابان
لُوؤن کی لپیٹ بادِ صرصر کے طوفان
کھجورون کے جھنڈ اور خارِ مغیلان

نہ کھیتون مین غلہ نہ جنگل مین کھیتی
عرب اور کل کائنات اُسکی یہ تھی

نہ وہان مصر کی روشنی جلوہ گر تھی
وہی اپنی فطرت پہ طبعِ بشر تھی
نہ یونان کے علم وفن کی خبر تھی
خدا کی زمین بن جتی سر بسر تھی

پہاڑ اور صحرا مین ڈیرا تھا سب کا
تلے آسمان کے بسیرا تھا سب کا

کہین آگ پجتی تھی وہان بے محابا
بہت سے تھے تثلیث پر دل سے شیدا
کہین تھا کواکب پرستی کا چرچا
بُتون کا عمل سوبسو جابجا تھا

کرشمون کا راہب کے تھا صید کوئی
طلسمون مین کاہن کے تھا قید کوئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ دنیا مین گھر سب سے پہلا خدا کا
خلیل ایک معمار تھا جس بنا کا
ازل مین مشیت نے تھا جسکو تاکا
کہ اِس گھر سے اُبلیگا چشمہ ہدےٰ کا

وہ تیرتھ تھا اک بت پرستون کا گویا
جہان نامِ حق کا نہ تھا کوئی جویا

قبیلہ قبیلہ کا بُت اِک جدا تھا
کسی کا ہُبَل تھا کسی کا صفا تھا
یہ عُزّےٰ پہ وہ نائلہ پر فدا تھا
اِسی طرح گھر گھر نیا اِک خدا تھا

نہان ابرِ ظلمت مین تھا مہرِ انور
اندھیرا تھا فاران کی چوٹیون پر

چلن اُنکے جتنے تھے سب وحشیانہ
ہر اک لوٹ اور مار مین تھا یگانہ
فسادون مین کٹتا تھا اُن کا زمانہ
نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ

وہ تھے قتل و غارت مین چالاک ایسے
درندے ہون جنگل مین بیباک جیسے

نہ ٹلتے تھے ہرگز جو اڑ بیٹھتے تھے
سلجھتے نہ تھے جب جھگڑ بیٹھتے تھے
جو دو شخص آپس مین لڑ بیٹھتے تھے
تو صدہا قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے

بلند ایک ہوتا تھا گر وھان شرارا
تو اُس سے بھڑک اٹھتا تھا ملک سارا

وہ بکر اور تغلب کی باہم لڑائی
صدی جسمین آدھی اُنھون نے گنوائی
قبیلون کی کردی تھی جس نے صفائی
تھی اِک آگ ہر سو عرب مین لگائی

نہ جھگڑا کوئی ملک و دولت کا تھا وہ
کرشمہ اک اُنکی جہالت کا تھا وہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہین تھا مویشی چرانے پہ جھگڑا
کہین پہلے گھوڑا بڑھانے پہ جھگڑا
لب جو کہین آنے جانے پہ جھگڑا
کہین پانی پینے پلانے پہ جھگڑا
یونہی روز ہوتی تھی تکرار اُن مین
یونہی چلتی رہتی تھی تلوار اُن مین

جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر مین دختر
تو خوف شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی جب تھی شوہر کے تیور
کہین زندہ گاڑ آتی تھی اُس کو جا کر
وہ گود ایسی نفرت سے کرتی تھی خالی
جنے سانپ جیسے کوئی جننے والی

جوا اُن کی دن رات کی دل لگی تھی
شراب اُنکی گھٹی مین گویا پڑی تھی
تعیش تھا غفلت تھی دیوانگی تھی
غرض ہر طرح اُن کی حالت بُری تھی
بہت اسطرح گزری تھین اُنکو صدیان
کہ چھائی ہوئی نیکیون پر تھین بدیان

یکایک ہوئی غیرت حق کو حرکت
بڑھا جانب بو قبیس ابر رحمت
ادا خاک بطحا نے کی وہ ودیعت
چلے آتے تھے جسکی دیتے شہادت
ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا

ہوئے محو عالم سے آثار ظلمت
کہ طالع ہوا ماہ برج سعادت
نہ چٹکی مگر چاندنی ایک مدت
کہ تھا ابر مین ماہتاب رسالت
یہ چالیسوین سال لطف خدا سے
کیا چاند نے کھیت غار حرا سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

وہ نبیون مین رحمت لقب پانیوالا
مرادین غریبون کی بر لانے والا
مصیبت مین غیرون کے کام آنیوالا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیرون کا ملجا ضعیفون کا ماوی
یتیمون کا والی غلامون کا مولی

خطا کار سے درگذر کرنے والا
بد اندیش کے دل مین گھر کرنے والا
مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا
قبائل کو شیر و شکر کرنے والا
اُتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

مس خام کو جس نے کندن بنایا
کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پہ قرنون سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک آن مین اُسکی کایا
رہا ڈر نہ بیڑے کو موج بلا کا
اِدھر سے اُدھر پھر گیا رخ ہوا کا

پڑی کان مین دھات تھی اک نکمی
نہ کچھ قدر تھی اور نہ قیمت تھی جسکی
طبیعت مین جو اُسکی جوہر تھے اصلی
ہوئے سب تھے مٹی مین ملکر وہ مٹی
پہ تھا ثبت علم قضا و قدر مین
کہ بنجائے گی وہ طلا اک نظر مین

وہ فخر عرب زیب محراب و منبر
تمام اہل مکہ کو ہمراہ لے کر
گیا ایک دن حسب فرمان داور
سوئے دشت اور چڑھ کے کوہ صفا پر
یہ فرمایا سب سے کہ اے آل غالب
سمجھتے ہو تم مجھ کو صادق کہ کاذب

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہا سب نے "قول آج تک کوئی تیرا
کبھی ہم نے جھوٹا سُنا اور نہ دیکھا
کہا گر سمجھتے ہو تم مجھ کو ایسا
تو باور کروگے اگر میں کہوں گا
کہ فوج گران پشت کوہ صفا پر
پڑی ہے کہ لوٹے تمھیں گھات پاکر

کہا تیری ہر بات کا یہان یقین ہے
کہ بچپن سے صادق ہے تو اور امین ہے
کہا گر مری بات یہ دل نشین ہے
تو سُن لو خلاف اسمین اصلا نہین ہے
کہ سب قافلہ یہان سے ہے جانیوالا
ڈرو اُس سے جو وقت ہے آنیوالا

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمین جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن دل مین سب کے لگا دی
اک آواز مین سوتی بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اُٹھے دشت و جبل نام حق سے

سبق پھر شریعت کا اُن کو پڑھایا
حقیقت کا گر اُن کو ایک اک بتایا
زمانہ کے بگڑے ہوؤن کو بنایا
بہت دن کے سوتے ہوؤں کو جگایا
کھُلے تھے نہ جو راز اب تک جہان پر
وہ دکھلا دئے ایک پردہ اُٹھا کر

کسی کو ازل کا نہ تھا یاد پیمان
بھُلائے تھے بندون نے مالک کے فرمان
زمانہ مین تھا دور صہبائے بُطلان
مئے حق سے محرم نہ تھی بزم دوران
اچھُوتا تھا توحید کا جام اب تک
خُم معرفت کا تھا مُنہ خام اب تک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ واقف تھے انسان قضا اور جزا سے — نہ آگاہ تھے مبدا و منتہی سے
لگائی تھی ایک اک نے لو ما سوا سے — پڑے تھے بہت دور بندے خدا سے

یہ سنتے ہی تھرّا گیا گلہ سارا
یہ راعی نے للکار کر جب پکارا

کہ ہے ذات واحد عبادت کے لائق — زبان اور دل کی شہادت کے لائق
اُسی کے ہین فرمان اطاعت کے لائق — اُسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق

لگاؤ تو لو اپنی اُس سے لگاؤ
جھکاؤ تو سر اُسکے آگے جھکاؤ

اُسی پر ہمیشہ بھروسا کرو تم — اُسی کے سدا عشق کا دم بھرو تم
اُسی کے غضب سے ڈرو گر ڈرو تم — اُسی کی طلب مین مرو جب مرو تم

مُبرّا ہے شرکت سے اُسکی خدائی
نہین اُسکے آگے کسی کو بڑائی

خرد اور ادراک رنجور ہین وہاں — مہ و مہر ادنےٰ سے مزدور ہین وہان
جہاندار مغلوب و مقہور ہین وہان — نبی اور صدیق مجبور ہین وہان

نہ پرسش ہے رہبان و احبار کی وہان
نہ پروا ہے ابرار و احرار کی وہان

تم اوروں کی مانند دھوکا نہ کھانا — کسی کو خدا کا نہ بیٹا بنانا
مری حد سے رتبہ نہ میرا بڑھانا — بڑھا کر بہت تم نہ مجھکو گھٹانا

سب انسان ہین وہان جسطرح سرفگندہ
اسیطرح ہون مین بھی ایک اُسکا بندہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم
نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم

نہ کرنا مری قبر پر سر کو خم تم
کہ بیچارگی میں برابر ہیں ہم تم

مجھے دی ہے حق نے بس اتنی بزرگی
کہ بندہ بھی ہوں اُس کا اور ایلچی بھی

اسیطرح دل اُن کا ایک اِک سے توڑا
کہیں ماسوے کا علاقہ نہ چھوڑا

ہر ایک قبلۂ کج سے مُنہ اُن کا موڑا
خداوند سے رشتہ بندوں کا جوڑا

کبھی کے جو پھرتے تھے مالک سے بھاگے
دئے سر جھکا اُن کے مالک کے آگے

بتا اصل مقصود کا پا گیا جب
محبت سے دل اُنکا گرما گیا جب

نشانِ گنج دولت کا ہاتھ آ گیا جب
سماں اُن پہ توحید کا چھا گیا جب

سکھائے معیشت کے آداب اُن کو
پڑھائے تمدن کے سب باب اُن کو

جتائی اُنھیں وقت کی قدر و قیمت
کہا چھوڑ دیں گے سب آخر رفاقت

دلائی اُنھیں کام کی حرص و رغبت
ہو فرزند و زن اسمیں یا مال و دولت

نہ چھوڑے گا پر ساتھ ہرگز تمھارا
بھلائی میں جو وقت تم نے گزارا

غنیمت ہے صحت علالت سے پہلے
جوانی۔ بڑھاپے کی زحمت سے پہلے

فراغت مشاغل کی کثرت سے پہلے
اقامت۔ مسافر کی رحلت سے پہلے

فقیری سے پہلے غنیمت ہے دولت
جو کرنا ہے کر لو کہ تھوڑی ہے مہلت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ کہہ کر کیا علم پر اُن کو شیدا
مگر دھیان ہے جن کو ہر دم خدا کا
کہ ہیں دور رحمت سے سب اہلِ دنیا
ہے تعلیم کا یا سدا جن میں چرچا
اُنھیں کے لئے یہاں ہی نعمت خدا کی
اُنھیں پر ہے وہاں جا کے رحمت خدا کی

سکھائی اُنھیں نوعِ انساں پہ شفقت
کہ ہمسایہ سے رکھتے ہیں وہ محبت
کہا ہے یہ اسلامیوں کی علامت
شب و روز پہنچاتے ہیں اُسکو راحت
وہ جو حق سے اپنے لئے چاہتے ہیں
وہی ہر بشر کے لئے چاہتے ہیں

خدا رحم کرتا نہیں اُس بشر پر
کسی کے گر آفت گزر جائے سر پر
نہو درد کی چوٹ جس کے جگر پر
پڑے غم کا سایہ نہ اُس بے اثر پر
کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

ڈرایا تعصب سے اُن کو یہ کہہ کر
ہوا وہ ہماری جماعت سے باہر
کہ زندہ رہا اور مرا جو اسی پر
نہ ساتھی ہمارا نہ ہم اُس کے یاور
نہیں حق سے کچھ اُس محبت کو بہرہ
کہ جو تم کو اندھا کرے اور بہرا

بچایا بُرائی سے اُن کو یہ کہہ کر
تورّع کا ہے ذات میں جنکی جوہر
کہ طاعت سے ترکِ معاصی ہی بہتر
نہ ہونگے کبھی عابد اُن کے برابر
کرو ذکر اہلِ ورع کا جہاں تم
نہ لو عابدوں کا کبھی نام وہاں تم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غریبون کو محنت کی رغبت دلائی
خبر تاکہ لو اُس سے اپنی پرائی
کہ بازو سے اپنے کرو تم کمائی
نہ کرنی پڑے تم کو دَر دَر گدائی
طلب سے ہی دُنیا کی گر یہان یہ نیت
تو چمکو گے وھان ماہ کامل کی صورت

امیرون کو تنبیہ کی اس طرح پر
اگر اپنے طبقہ مین ہون سب سے بہتر
کہ "ہین تم مین جو اغنیا اور تونگر
بنی نوع کے ہون مددگار و یاور
نہ کرتے ہون بے مشورت کام ہرگز
اُٹھاتے نہ ہون بے دھڑک گام ہرگز

تو مُردون سے آسودہ تر ہے وہ طبقہ
پہ جب اہل دولت ہون اشرار دینا
زمانہ مبارک ملے جس کو ایسا
نہ ہو عیش مین جن کو اورون کی پروا
نہین اُس زمانہ مین کچھ خیر و برکت
اقامت سے بہتر ہی اُس وقت رحلت"

دیئے پھیر دل اُن کے مکر و ریا سے
بچایا اُنھین کذب سے افترا سے
بھر اُن کے سینہ کو صدق و صفا سے
کیا سُرخرو خلق سے اور خدا سے
رہا قول حق مین نہ کچھ باک اُن کو
بس اِک شوب مین کر دیا پاک اُن کو

کہین حفظ صحت کے آئین سکھائے
مفاد اُن کو سوداگری کے سُجھائے
سفر کے کہین شوق اُن کو دلائے
اصول اُن کو فرماندہی کے بتائے
نشان راہ و منزل کا ایک اِک دکھایا
بنی نوع کا اُن کو رہبر بنایا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوئی ایسی ۔ عادت پہ تعلیم غالب / کہ باطل کے شیدا ہوئے حق کے طالب
مناقب سے بدلے گئے سب مثالب / ہوئے روح سے بہرہ ور اُنکے قالب

جسے راج رد کر چکے تھے وہ پتھر
ہوا جا کے آخر کو قائم سرے پر

جب اُمت کو سب مل چکی حق کی نعمت / ادا کر چکی فرض اپنا رسالت
رہی حق پہ باقی نہ بندون کی حجت / نبی نے کیا خلق سے قصد رحلت

تو اسلام کی وارث اِک قوم چھوڑی
کہ دُنیا مین جسکی مثالین ہین تھوڑی

سب اسلام کے حکم بردار بندے / سب اسلامیون کے مددگار بندے
خدا اور نبی کے وفادار بندے / یتیمون کے رانڈون کے غمخوار بندے

رہ کفر و باطل سے بیزار سارے
نشہ مین مے حق کے سرشار سارے

جہالت کی رسمین مٹا دینے والے / کہانت کی بنیاد ڈھا دینے والے
سر احکام دین پر جُھکا دینے والے / خدا کے لئے گھر لُٹا دینے والے

ہر آفت مین سینہ سپر کرنے والے
فقط ایک اللہ سے ڈرنے والے

اگر اختلاف اُن مین باہم دگر تھا / تو بالکل مدار اُس کا اخلاص پر تھا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑون مین شر تھا / خلاف ۔ آشتی سے خوش آیندہ تر تھا

یہ تھی موج پہلی اُس آزادگی کی
ہرا جس سے ہونیکو تھا باغ گیتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ کھانوں مین تھی وہان تکلف کی کلفت
امیر اور لشکر کی تھی ایک صورت
نہ پوشش سے مقصود تھی زیب و زینت
فقیر اور غنی سب کی تھی ایک حالت

لگایا تھا مالی نے اک باغ ایسا
نہ تھا جس مین چھوٹا بڑا کوئی پودا

خلیفہ تھے اُمت کے ایسے نگہبان
سمجھتے تھے ذمّی و مسلم کو یکسان
ہو گلہ کا جیسے نگہبان چوپان
نہ تھا عبد و حر مین تفاوت نمایان

کنیز اور بانو تھی آپس مین ایسی
زمانہ مین ماجائی بہنین ہون جیسی

رہِ حق مین تھی دوڑ اور بھاگ اُنکی
بھڑکتی نہ تھی خود بخود آگ اُن کی
فقط حق پہ تھی جس سے تھی لاگ اُنکی
شریعت کے قبضہ مین تھی باگ اُنکی

جہان کر دیا نرم نرما گئے وہ
جہان کر دیا گرم گرما گئے وہ

کفایت جہان چاہئے وہان کفایت
سجی اور تُلی دشمنی اور محبت
سخاوت جہان چاہئیے وہان سخاوت
نہ بے وجہ اُلفت نہ بے وجہ نفرت

جُھکا حق سے جو جُھک گئے اُس سے وہ بھی
رُکا حق سے جو رُک گئے اُس سے وہ بھی

ترقّی کا جدم خیال اُن کو آیا
ہر اک قوم پر تھا تنزّل کا سایا
اِک اندھیر تھا رُبع مسکون مین چھایا
بلندی سے تھا جس نے سب کو گرایا

وہ نیشن جو ہین آج گردون کے تارے
دھندلکے مین پستی کے پنہان تھے سارے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ وہ دور دورہ تھا عبرانیون کا
نہ یہ بخت و اقبال نصرانیون کا
پراگندہ دفتر تھا یونانیون کا
پریشان تھا شیرازہ ساسانیون کا
جہاز اہل روما کا تھا ڈگمگاتا
چراغ اہل ایران کا تھا ٹمٹاتا

اِدھر ہند مین ہر طرف تھا اندھیرا
کہ تھا گیان گُن کا لدا یہان سے ڈیرا
اُدھر تھا عجم کو جہالت نے گھیرا
کہ دل سب نے کیش و کنش سے تھا پھیرا
نہ بھگوان کا دھیان تھا گیانیون مین
نہ یزدان پرستی تھی یزدانیون مین

ہوا ہر طرف موج زن تھی بلا کی
گلون پر چُھری چل رہی تھی جفا کی
عقوبت کی حد تھی نہ پُرسش خطا کی
پڑی لُٹ رہی تھی ودیعت خدا کی
زمین پر تھا ابر ستم کا ڈیرا
تباہی مین تھا نوع انسان کا بیڑا

وہ قومین جو ہین آج غمخوار انسان
درندون کی اور اُنکی طینت تھی یکسان
جہان عدل کے آج جاری ہین فرمان
بہت دور پہنچا تھا وھان ظلم و طغیان
بنے آج جو گلّہ بان ہین ہمارے
وہ تھے بھیڑیے آدمی خوار سارے

ہنر کا جہان گرم بازار ہے اب
جہان عقل و دانش کا بیوپار ہے اب
جہان ابر رحمت گُہربار ہے اب
جہان ہُن برستا لگاتار ہے اب
تمدن کا پیدا نہ تھا وھان نشان تک
سمندر کی آئی نہ تھی موج وھان تک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ رستہ ترقی کا اب تک کھلا تھا
وہ صحرا انہین قطع کرنا پڑا تھا
نہ زینہ بلندی پہ کوئی لگا تھا
جہان نقش پا تھا نہ شور درا تھا

جو ہمین کان مین حق کی آواز آئی
لگا کرنے خود اُن کا دل رہنمائی

گھٹا اِک پہاڑون سے بطحا کے اُٹھی
کڑک اور دمک دُور دور اُسکی پہنچی
پڑی چار سو یک بیک دھوم جسکی
جو ٹیگس پہ گرجی تو گنگا پہ برسی

رہے اُس سے محروم آبی نہ خاکی
ہری ہوگئی ساری کھیتی خدا کی

کیا اُمیّون نے جہان مین اُجالا
بتون کو عرب اور عجم سے نکالا
ہوا جس سے اسلام کا بول بالا
ہر اِک ڈوبتی ناؤ کو جا سنبھالا

زمانہ مین پھیلائی توحید مطلق
لگی آنے گھر گھر سے آواز حق حق

ہوا غلغلہ نیکیون کا بدون مین
ہوئی آتش افسردہ آتشکدون مین
پڑی کھلبلی کفر کی سرحدون مین
لگی خاک سی اُڑنے سب معبدون مین

ہوا کعبہ آباد سب گھر اُجڑ کر
جمے ایک جا سارے دنگل بچھڑ کر

لئے علم و فن اُنسے نصرانیون نے
ادب اُنسے سیکھا صفاہانیون نے
کیا کسب اخلاق روحانیون نے
کہا بڑھ کے لبیک یزدانیون نے

ہر اِک دل سے رشتہ جہالت کا توڑا
کوئی گھر نہ دنیا مین تاریک چھوڑا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ارسطو کے مردہ فنون کو جلایا
ہر اک شہر قریہ کو یونان بنایا
فلاطون کو زندہ پھر کر دکھایا
مزا علم و حکمت کا سب کو چکھایا

کیا برطرف پردۂ چشم جہان سے
جگایا زمانہ کو خواب گران سے

ہر اک میکدہ سے بھرا جا کے ساغر
گرے مثل پروانہ ہر روشنی پر
ہر اک گھاٹ سے آئے سیراب ہو کر
گرہ مین لیا باندہ حکم پیمبر

کہ "حکمت کو اک گم شدہ لال سمجھو
جہان پاؤ اپنا اُسے مال سمجھو"

ہر اک علم کے فن کے جویا ہوئے وہ
فلاحت مین بےمثل و یکتا ہوئے وہ
ہر اک کام مین سب سے بالا ہوئے وہ
سیاحت مین مشہور دنیا ہوئے وہ

ہر اک ملک مین اُنکی پھیلی عمارت
ہر اک قوم نے اُنسے سیکھی تجارت

کیا جا کے آباد ہر ملک ویران
خطرناک تھے جو پہاڑ اور بیابان
مہیا کیے سب کی راحت کے سامان
اُنھین کر دیا رشک صحنِ گلستان

بہار اب جو دنیا مین آئی ہوئی ہے
یہ سب پود اُنھین کی لگائی ہوئی ہے

یہ ہموار سڑکین یہ راہین مصفّا
نشان جا بجا میل و فرسنگ کے برپا
دو طرفہ برابر درختون کا سایا
سرِ رہ کوئین اور سرائین مہیا

اُنھین کے ہین سب نے یہ چربے اُتارے
اُسی قافلہ کے نشان ہین یہ سارے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سدا اُن کو مرغوب سیر و سفر تھا
تمام اُن کا چھانا ہوا بحر و بر تھا
ہر اک برّا عظم مین اُنکا گزر تھا
جو لنکا مین ڈیرا تو بربر مین گھر تھا
وہ گنتے تھے یکسان وطن اور سفر کو
گھر اپنا سمجھتے تھے ہر دشت و در کو

جہان کو ہے یاد اُن کی رفتار اب تک
ملایا مین ہین اُن کے آثار اب تک
کہ نقش قدم ہین نمودار اب تک
اُنھین رو رہا ہے ملیبار اب تک
ہمالہ کو ہین واقعات اُنکے ازبر
نشان اُنکے باقی ہین جبرالٹر پر

نہین اس طبق پر کوئی برّا عظم
عرب - ہند - مصر - اندلس - شام - دیلم
نہون جس مین اُن کی عمارات محکم
بناؤن سے ہے اُن کی معمور عالم
سر کوہ آدم سے تا کوہ بیضا
جہان جاؤ گے کھوج پاؤ گے اُنکا

وہ سنگین محل اور وہ اُن کی صفائی
وہ ہر قد کہ گنبد تھے جنکے طلائی
جمی جنکے کھنڈرون پہ ہے آج کائی
وہ معبد جہان جلوہ گر تھی خدائی
زمانہ نے گو اُن کی برکت اُٹھالی
نہین کوئی ویرانہ پر اُن سے خالی

ہوا اندلس اُن سے گلزار یکسر
جو چاہے کوئی دیکھ لے آج جا کر
جہان اُنکے آثار باقی ہین اکثر
یہ ہے بیت حمرا کی گویا زبان پر
کہ تھے آل عدنان سے میرے بانی
عرب کی ہون مین اس زمین پر نشانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہویدا ہے غرناطہ سے شوکت اُنکی
بَطلیُوس کو یاد ہے عظمت اُنکی
عیان ہے بلنسیہ سے قدرت اُنکی
ٹپکتی ہے قادس مین سر حسرت اُنکی
نصیب اُنکا اشبیلیہ مین ہی سوتا
شب و روز ہے قرطبہ اُن کو روتا

کوئی قرطبہ کے کھنڈر جا کے دیکھے
حجازی امیرون کے گھر جا کے دیکھے
مساجد کے محراب و در جا کے دیکھے
خلافت کو زیر و زبر جا کے دیکھے
جلال اُنکا کھنڈرون مین ہے یون چمکتا
کہ ہو خاک مین جیسے کندن دمکتا

وہ بلدہ کہ فخرِ بلادِ جہان تھا
گڑا جس مین عباسیون کا نشان تھا
تر و خشک پر جس کا سکّہ روان تھا
عراقِ عرب جس سے رشکِ جنان تھا
اُڑا لے گئی بادِ پندار جس کو
بہا لے گئی سیلِ تاتار جس کو

سُنے گوشِ عبرت سے گر جا کے انسان
کہ تھا جن دنون مہرِ اسلام تابان
تو وہان ذرّہ ذرّہ یہ کرتا ہے اعلان
ہوا یہان کی تھی زندگی بخش دوران
پڑی خاکِ ایتھنز مین جان یہین سے
ہوا زندہ پھر نامِ یونان یہین سے

وہ لقمان و سُقراط کے دُرِّ مکنون
ارسطو کی تعلیم سولن کے قانون
وہ اسرارِ بقراط و درسِ فلاطون
پڑے تھے کسی قبرِ کہنہ مین مدفون
یہین آ کے مہرِ سکوت اُنکی ٹوٹی
اِسی باغِ رعنا سے بو اُنکی پھوٹی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ تھا علم پر واں توجہ کا عالم
کسی طرح پیاس اُن کی ہوتی نہ تھی کم
کہ ہو جیسے مجروح جویائے مرہم
بجھاتا تھا آگ اُن کی باران نہ شبنم

حریم خلافت میں اونٹوں پہ لد کر
چلے آتے تھے مصر و یونان کے دفتر

وہ تارے جو تھے شرق میں لمعہ افگن
نوشتوں سے ہیں جن کے اب تک مزیّن
پہ تھا اُن کی کرنوں سے تا غرب روشن
کتب خانۂ پیرس و روم و لندن

پڑا غلغلہ جن کا تھا کشوروں میں
وہ سوتے ہیں بغداد کے مقبروں میں

وہ سنجار کا اور کوفہ کا میدان
کرہ کی مساحت کے پھیلائے سامان
فراہم ہوئے جس میں مسّاح دوران
ہوئی جزو سے قدر کل کی نمایان

زمانہ وہاں آج تک نوحہ گر ہے
کہ عبّاسیوں کی سبھا وہ کدھر ہے

سمرقند سے اندلس تک سراسر
سواد مراغہ میں اور قاسیوں پر
اُنھیں کی رصدگاہیں تھیں جلوہ گستر
زمیں سے صدا آ رہی ہے برابر

کہ جنکی رصد کے یہ باقی نشاں ہیں
وہ اسلامیوں کے منجم کہاں ہیں

مؤرخ ہیں جو آج تحقیق والے
جنھوں نے ہیں عالم کے دفتر کھنگالے
تفحص کے ہیں جنکے آئیں نرالے
زمیں کے طبق سربسر چھان ڈالے

عرب ہی نے دل اُنکے جا کر اُبھارے
عرب ہی سے وہ بھر نے سیکھے ترارے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اندھیرا تواریخ پر چھا رہا تھا
درایت کے سورج پہ ابر آرہا تھا
ستارہ روایت گہنا رہا تھا
شہادت کا میدان دھندلا رہا تھا

ہر رہ پہ چراغ اک عرب نے جلایا
ہر اک قافلہ کا نشان جس سے پایا

گروہ ایک جویا تھا علم نبیؐ کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا
لگایا پتا جس نے ہر مفتری کا
کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا

کیئے جرح و تعدیل کے وضع قانون
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسون

اسی دھن مین آسان کیا ہر سفر کو
سنا خازن علم دین جس بشر کو
اسی شوق مین طے کیا بحر و بر کو
لیا اس سے جا کر خبر اور اثر کو

پھر آپ اس کو پرکھا کسوٹی پہ رکھ کر
دیا اور کو خود مزا اس کا چکھ کر

کیا فاش راوی مین جو عیب پایا
مشایخ مین جو قبح نکلا جتایا
مناقب کو چھانا مثالب کو تایا
ائمہ مین جو داغ دیکھا بتایا

طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ ملا کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا

رجال اور اسانید کے جو ہین دفتر
نہ تھا ان کا احسان یہ اک اہل دین پر
گواہ ان کی آزادگی کے ہین یکسر
وہ تھے اسمین ہر قوم و ملت کے رہبر

لبرٹی مین جو آج فائق ہین سب سے
بتائین کہ لبرل بنے ہین وہ کب سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فصاحت کے دفتر تھے سب گاؤ خوردہ — بلاغت کے رستے تھے سب ناسپردہ
اُدھر روم کی شمع انشا تھی مردہ — اِدھر آتش پارسی تھی فسردہ

یکایک جو برق آکے چمکی عرب کی
کُھلی کی کُھلی رہ گئی آنکھ سب کی

عرب کی جو دیکھی وہ آتش زبانی — سُنی برمحل اُن کی شیوا بیانی
وہ اشعار کی دل مین ریشہ دوانی — وہ خطبون کی مانند دریا روانی

وہ جادو کے چلے وہ فقرے فسونگر
تو سمجھے کہ گویا ہم اب تک تھے گونگے

سلیقہ کسی کو نہ تھا مدح و ذم کا — نہ ڈھب یاد تھا شرح شادی و غم کا
نہ انداز تلقین وعظ و حکم کا — خزانہ تھا مدفون زبان اور قلم کا

نوا سنجیان اُنسے سیکھین یہ سب نے
زبان کھولدی سب کی نطق عرب نے

زمانہ مین پھیلی طلب اُنکی بدولت — ہوئی بہرہ ور جس سے ہر قوم و ملت
نہ صرف ایک مشرق مین تھی اونکی شہرت — مسلّم تھی مغرب تک اُنکی حذاقت

سلرنو مین جو ایک نامی مطب تھا
وہ مغرب مین عطار مشک عرب تھا

ابو بکر رازی علی ابن عیسےٰ — حکیم گرامی حسین ابن سینا
جنین ابن اسحٰق قیس دانا — ضیا ابن بیطار راس الاطبا

انہین سے ہے اہل مشرق مین سب نام لیوا
انہین سے ہے مغرب کا سب پار کھیوا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غرض فن ہین جو مایۂ دین و دولت
طب اور کیمیا ہندسہ اور ہیئت
طبیعی الٰہی ریاضی و حکمت
سیاحت تجارت عمارت فلاحت
لگاؤ گے کھوج اُن کا جا کر جہان تم
نشان اُنکے قدمون کے پاؤ گے وہان تم

ہوا گو کہ پامال بستان عرب کا
ہرا کر گیا سب کو باران عرب کا
مگر اک جہان ہے غزلخوان عرب کا
سپید و سیہ پر ہے احسان عرب کا
وہ قومین جو ہین آج سرتاج سب کی
کنونڈی رہین گی ہمیشہ عرب کی

رہے جبتک ارکان اسلام برپا
رہا میل سے شہد صافی مصفّا
چلن اہل دین کا رہا سیدھا سادا
رہی کھوٹ سے سیم خالص مبرّا
نہ تھا کوئی اُسلام کا مرد میدان
عَلَم ایک تھا شش جہت مین دُرفشان

پہ گدلا ہوا جب کہ چشمہ صفا کا
رہا سر پہ باقی نہ سایہ ہُما کا
گیا چھوٹ سر رشتہ دین ہدیٰ کا
تو پورا ہوا عہد تھا جو خدا کا
کہ ہم نے بگاڑا نہین کوئی اب تک
وہ بگڑا نہین آپ دنیا مین جبتک

بُرے اُنپہ وقت آکے پڑنے لگے اب
بھرے اُنکے میلے بچھڑنے لگے اب
وہ دُنیا مین بسکر اجڑنے لگے اب
بنے تھے وہ جیسے بگڑنے لگے اب
ہری کھیتیان جل گئین لہلہا کر
گھٹا کھل گئی سارے عالم مین چھا کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ ثروت رہی اُنکی قائم نہ عزت ۔۔۔ گئے چھوڑ ساتھ اُن کا اقبال و دولت
ہوئے علم و فن اُنسے ایک ایک رخصت ۔۔۔ مٹین خوبیان ساری نوبت بہ نوبت

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اِک اسلام کا رہ گیا نام باقی

ملے کوئی ٹیلا اگر ایسا اونچا ۔۔۔ کہ آتی ہو وھان سے نظر ساری دُنیا
چڑھے اُسپہ پھر اِک خردمند دانا ۔۔۔ کہ قدرت کے دنگل کا دیکھے تماشا

تو قومون مین فرق اسقدر پائیگا وہ
کہ عالم کو زیر و زبر پائےگا وہ

وہ دیکھےگا ہر سو ہزارون چمن وھان ۔۔۔ بہت تازہ تر صورتِ باغ رضوان
بہت اُنسے کمتر پہ سرسبز و خندان ۔۔۔ بہت خشک اور بے طراوت - لگر ہان

نہین لائے گو برگ و بار اُنکے بوٹے
نظر آتے ہین ہونہار اُنکے بوٹے

پھر اِک باغ دیکھےگا اُجڑا سراسر ۔۔۔ جہان خاک اُڑتی ہے ہر سو برابر
نہین تازگی کا کہین نام جس پر ۔۔۔ ہری ٹہنیان جھڑ گئین جسکی جل کر

نہین پھول پھل جسمین آنیکے قابل
ہوئے روکھ جسکے جلانیکے قابل

جہان زہر کا کام کرتا ہے باران ۔۔۔ جہان آکے دیتا ہے رو ابر نیسان
تردد سے جو اور ہوتا ہے ویران ۔۔۔ نہین راس جس کو خزان اور بہاران

یہ آواز پیہم وھان آ رہی ہے
کہ اسلام کا باغ ویران یہی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ دینِ حجازی کا بیباک بیڑا
نشان جس کا اقصائے عالم مین پہنچا
مزاحم ہوا کوئی خطرہ نہ جس کا
نہ عُمان مین ٹھٹکا نہ قلزم مین جھجکا
کئے پے سپر جس نے ساتون سمندر
وہ ڈوبا دہانے مین گنگا کے آکر

اگر کان دھر کر سُنین اہلِ عبرت
تو سیلون سے تا بہ کشمیر و تبت
زمین رودکھہ بن پھول پھل ریت پربت
یہ فریاد سب کر رہے ہین بہ حسرت
کہ کل فخر تھا جن سے اہلِ جہان کو
لگا اُن سے عیب آج ہندوستان کو

حکومت نے تم سے کیا گر کنارا
تو اس مین نہ تھا کچھہ تمھارا اجارا
زمانہ کی گردش سے ہے کس کو چارا
کبھی یہان سکندر کبھی یہان ہی دارا
نہین بادشاہی کچھہ آخر خدائی
جو ہے آج اپنی تو کل ہے پرائی

ہوئی مقتضی جب کہ حکمت خدا کی
کہ تعلیم جاری ہو خیر الورے کی
پڑی دھوم عالم مین دینِ ہدے کی
تو عالم کی تم کو حکومت عطا کی
کہ پھیلاؤ دنیا مین حکمِ شریعت
کرو ختم بندون پہ مالک کی حجت

ادا کر چکی جب حق اپنا حکومت
رہی اب نہ اسلام کو اُس کی حاجت
مگر حیف اے فخرِ آدم کی اُمت
ہوئی آدمیت بھی ساتھ اُسکے رخصت
حکومت تھی گویا کہ اک جھول تم پر
کہ اُترتے ہی اُسکے نکل آئے جوہر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زمانہ مین ہین ایسی قومین بہت سی
نہین جن مین تخصیص فرماندہی کی
پر آفت کہین ایسی آئی نہ ہوگی
کہ گھر گھر پہ یہان چھاگئی آ کے پستی

چکور اور شہباز سب اوج پر ہین
مگر ایک ہم ہین کہ بے بال پر ہین

وہ ملت کہ گردون پہ جس کا قدم تھا
ہر اک کھونٹ مین جسکا برپا علم تھا
وہ فرقہ جو آفاق مین محترم تھا
وہ اُمّت لقب جس کا خیر الامم تھا

نشان اُسکا باقی ہے صرف اسقدر یہان
کہ گنتے ہین اپنے کو ہم بھی مسلمان

وگرنہ ہماری رگون مین لہو مین
ہمارے ارادون مین اور جستجو مین
دلون مین زبانون مین اور گفتگو مین
طبیعت مین فطرت مین عادت مین خو مین

نہین کوئی ذرہ نجابت کا باقی
اگر ہو کسی مین تو ہے اتفاقی

ہماری ہر اک بات مین سفلہ پن ہے
کمینون سے بدتر ہمارا چلن ہے
لگا نام آبا کو ہم سے گہن ہے
ہمارا قدم ننگ اہل وطن ہے

بزرگون کی توقیر کھوئی ہے ہم نے
عرب کی شرافت ڈبوئی ہے ہم نے

نہ قومون مین عزت نہ جلسون مین وقعت
نہ اپنون سے الفت نہ غیرون سے ملت
مزاجون مین سستی دماغون مین نخوت
خیالون مین پستی کمالون سے نفرت

عداوت نہان دوستی آشکارا
غرض کی تواضع غرض کی مدارا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ اہلِ حکومت کے ہمراز ہین ہم
نہ علمون مین شایانِ اعزاز ہین ہم
نہ دربارون مین سر افراز ہین ہم
نہ صنعت مین حرفت مین ممتاز ہین ہم
نہ رکھتے ہین کچھ منزلت نوکری مین
نہ حصّہ ہمارا ہے سوداگری مین

تنزّل نے کی ہے بری گت ہماری
گئی گذری دنیا سے عزت ہماری
بہت دور پہنچی ہے نکبت ہماری
نہین کچھ اُبھرنے کی صورت ہماری
پڑے ہین اک امید کے ہم سہارے
توقع پہ جنت کے جیتے ہین سارے

سیاحت کی گون ہین نہ مردِ سفر ہین
یہ دیوارین گھر کی جو پیشِ نظر ہین
خدا کی خدائی سے ہم بے خبر ہین
یہی اپنے نزدیک حدِّ بشر ہین
ہین تالاب مین مچھلیان کچھ فراہم
وہی اُن کی دنیا وہی اُن کا عالم

بہشت اور ارم سلسبیل اور کوثر
اسی طرح کے اور بھی نام اکثر
پہاڑ اور جنگل جزیرے سمندر
کتابون مین پڑھتے رہے ہین برابر
یہ جبتک نہ دیکھین کہین کس یقین پر
کہ یہ آسمان پر ہین یا ہین زمین پر

وہ بے مول پونجی کہ ہے اصل دولت
وہ آسودہ قومون کا راس البضاعت
وہ شائستہ ملکون کا گنج سعادت
وہ دولت کہ ہے وقت جس سے عبارت
نہین اوسکی وقعت نظر مین ہماری
یونہین مفت جاتی ہے برباد ساری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر ہم سے مانگے کوئی ایک پیسا
مگر ہاں وہ سرمایہ دین و دنیا
تو ہوگا کم و بیش بار اس کا دینا
کہ ایک ایک لمحہ ہے انمول جس کا
نہیں کرتے خست اڑانے میں اسکے
بہت ہم سخی ہیں لٹانے میں اسکے

اگر سانس دن رات کے سب گنیں ہم
کہ ہو جن میں کل کے لیے کچھ فراہم
تو نکلیں گے انفاس ایسے بہت کم
یونہیں گزرے جاتے ہیں دن رات پیہم
نہیں کوئی گویا خبردار ہم میں
کہ یہ سانس آخر ہیں اب کوئی دم میں

گڈریے کا وہ حکم بردار کتا
جو ریوڑ میں ہوتا ہے پتے کا کھٹکا
کہ بھیڑوں کی ہر دم ہے رکھوال کرتا
تو وہ شیر کی طرح پھرتا ہے بپھرا
گر انصاف کیجے تو ہے ہم سے بہتر
کہ غافل نہیں فرض سے اپنے دم بھر

وہ قومیں جو سب راہیں طے کر چکی ہیں
ہر ایک بوجھ بار اپنے سر دھر چکی ہیں
ذخیرے ہر ایک جنس کے بھر چکی ہیں
ہوئیں تب ہیں زندہ کہ جب مر چکی ہیں
اسی طرح راہ طلب میں ہیں پویا
بہت دور ابھی انکو جانا ہے گویا

کسی وقت جی بھر کے سوتے نہیں وہ
بضاعت کو اپنی ڈبوتے نہیں وہ
کبھی سیر محنت سے ہوتے نہیں وہ
کوئی لمحہ بیکار کھوتے نہیں وہ
نہ چلنے سے تھکتے نہ اکتاتے ہیں وہ
بہت بڑھ گئے اور بڑھے جاتے ہیں وہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مگر ہم کہ اب تک جہاں تھے وہین ہین
جہان مین ہین ایسے کہ گویا نہین ہین

جمادات کی طرح بارِ زمین ہین
زمانہ سے کچھہ ایسے فارغ نشین ہین

کہ گویا ضروری تھا جو کام کرنا
وہ سب کر چکے ایک باقی ہے مرنا

یہان اور ہین جتنی قومین گرامی
تجارت مین ممتاز دولت مین نامی

خود اقبال ہے آج اُن کا سلامی
زمانہ کے ساتھی ترقّی کے حامی

نہ فارغ ہین اولاد کی تربیت سے
نہ بے فکر ہین قوم کی تقویت سے

دُکان اُنکی ہے اور بازار اُن کا
زمانہ مین پھیلا ہے بیوپار اُن کا

بنج اُن کا ہے اور بیوہار اُن کا
ہے پیروجوان برسرِ کار اُن کا

مدار اہلکاری کا ہے اب اُنھین پر
اُنھین کے ہین اوفس اُنھین کے ہین دفتر

معزّز ہین ہر ایک دربار مین وہ
نہ رسوا ہین عادات واطوار مین وہ

گرامی ہین ہر ایک سرکار مین وہ
نہ بدنام گفتار وکردار مین وہ

نہ پیشہ سے حرفہ سے انکار اُن کو
نہ محنت مشقّت سے کچھہ عار اُن کو

جو گرتے ہین گر کر سنبھل جاتے ہین وہ
ہر اک سانچے مین جا کے ڈھل جاتے ہین وہ

پڑے زد تو بچ کر نکل جاتے ہین وہ
جہان رنگ بدلا بدل جاتے ہین وہ

ہر اک وقت کا مقتضے جانتے ہین
زمانہ کے تیور وہ پہچانتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مگر ہے ہماری نظر اتنی اونچی
نہین اب تک اصلا خبر ہم کو یہ بھی
کہ یکسان ہے وہان سب بلندی و پستی
کہ ہے کون مُردار گُتسیا ترقی

جدھر کھول کر آنکھہ ہم دیکھتے ہین
زمانہ کو اپنے سے کم دیکھتے ہین

زمانہ کا دن رات ہے یہ اشارا
نہین پیروی جن کو میری گوارا
کہ ہے آشتی مین مری یہان گزارا
مجھے اُن سے کرنا پڑے گا کنارا

سدا ایک ہی رُخ نہین ناؤ چلتی
چلو تم اُدھر کو ہوا ہو جدھر کی

چمن مین ہوا آچکی ہے خزان کی
صدا اور ہے بلبل نغمہ خوان کی
پھری ہے نظر دیر سے باغبان کی
کوئی دم مین رحلت ہے اب گلستان کی

تباہی کے خواب آرہے ہین نظر سب
مصیبت کی ہے آنیوالی سحر اب

فلاکت جسے کہئے ام الجرائم
بناتی ہے انسان کو جو بہائم
نہین رہتے ایمان پہ دل جس سے قائم
مُصلّی ہین دل جمع جس سے نہ صائم

وہ یون اہل اسلام پر چھا رہی ہے
کہ مسلم کی گویا نشانی یہی ہے

کہین مکر کے گُر سکھاتی ہے ہم کو
خیانت کی چالین سجھاتی ہے ہم کو
کہین جھوٹ کی لو لگاتی ہے ہم کو
خوشامد کی گھاتین بتاتی ہے ہم کو

فسون جب یہ باقی نہین کارگر وہ
تو کرتی ہے آخر کو دریوزہ گروہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہان جتنی قومین ہین ہمارے سوا ہین
یہان لاکھہ مین دو اگر اغنیا ہین
ہزار اُنمین خوش ہین تو دو بینوا ہین
تو سو نیم بسمل ہین باقی گدا ہین
ذرا کام غیرت کو فرمائین گر ہم
تو سمجھین کہ ہین مبتذل کسقدر ہم

بگاڑے ہین گردش نے جو خاندانی
دلون مین ہے یہ یکقلم سب نے ٹھانی
نہین جانتے بسکہ روٹی کمانی
کہ کیجے بسر مانگ کر زندگانی
جہان قدردانون کا ہین کھوج پاتے
پہنچتے ہین وھان مانگتے اور کھاتے

کہین باپ دادا کا ہین نام لیتے
کہین جھوٹے وعدون پہ ہین وام لیتے
کہین روشناسی سے ہین کام لیتے
یونہین ہین وہ دے دیکے دم دام لیتے
بزرگون کے نازان ہین جس نام پر وہ
اُسے بیچتے پھرتے ہین دربدر وہ

یہ ہین ڈھنگ اُن تازہ آفت زدون کے
ابھی ایک عالم ہے آگاہ جن سے
بہت کم زمانہ ہوا جن کو بگڑے
کہ ہین کسکے بیٹے وہ اور کسکے پوتے
جنھین دیس پردیس سب جانتے ہین
حسب اور نسب جن کا پہچانتے ہین

مگر مٹ چکا جن کا نام و نشان ہے
فسانون مین قصون مین جنکا بیان ہے
پُرانی ہوئی جنکی اب داستان ہے
بہت نسل پر تنگ اُنکی جہان ہے
نہین اُنکی قدر اور پرسش کہین اب
اُنھین بھیک تک کوئی دیتا نہین اب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہت آگ چلمون کی سُلگانے والے
بہت دربدر مانگ کر کھانیوالے
بہت گھانس کی گٹھریان لانیوالے
بہت فاقے کر کر کے مر جانیوالے

جو پوچھو کہ کس کان کے ہین وہ جوہر
تو نکلین گے نسلِ ملوک اُن مین اکثر

انھین کے بزرگ ایک دن حکمران تھے
یہی مامنِ عاجز و ناتوان تھے
انھین کے پرستار پیر و جوان تھے
یہی مرجع دَیلم و اصفہان تھے

یہی کرتے تھے ملک کی گلہ بانی
انھین کے گھرونمین تھی صاحبقرانی

یہ اے قومِ اسلام عبرت کی جا ہے
جسے سنئے افلاس مین مبتلا ہے
کہ شاہون کی اولاد در در گدا ہے
جسے دیکھئے مفلس و بینوا ہے

نہین کوئی اُنمین کمانے کے قابل
اگر ہین تو ہین مانگ کھانیکے قابل

نہین مانگنے کا طریق ایک ہی یہان
نہین حصر کنگلون پہ گدیہ گری یہان
گدائی کی ہین صورتین نت نئی یہان
کوئی دے تو منگتون کی ہے کیا کمی یہان

بہت ہاتھ پھیلائے زیرِ ردا ہین
چھُپے اُجلے کپڑون مین اکثر گدا ہین

بہت آپکو کہکے مسجد کے بانی
بہت سیکھ کر نوحہ و سوز خوانی
بہت بنکے خود سید خاندانی
بہت بیچ مین کرکے رنگین بیانی

بہت آستانون کے خُدّام بن کر
پڑے مانگتے کھاتے پھرتے ہین در در

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشقّت کو محنت کو جو عار سمجھین
تجارت کو کھیتی کو دشوار سمجھین
ہنر اور پیشہ کو جو خوار سمجھین
فرنگی کے پیسے کو مردار سمجھین
تن آسانیاں چاہین اور آبرو بھی
وہ قوم آج ڈوبے گی گر کل نہ ڈوبی

کرین نوکری بھی تو بے عزّتی کی
کہین پائین خدمت تو بیعزّتی کی
جو روٹی کمائین تو بے حرمتی کی
قسم کھائیے ان کی خوش قسمتی کی
امیرون کے بنتے ہین جب یہ مصاحب
تو جاتے ہین ہو کر حمیّت سے تائب

کہین اُن کی صحبت مین گانا بجانا
کہین پھبتیان کہہ کے انعام پانا
کہین مسخرہ بن کے ہنسنا ہنسانا
کہین چھیڑ کر گالیان سب سے کھانا
یہ کام اَور بھی کرتے ہین پر نہ ایسے
مسلمان بھائی سے بن آئین جیسے

امیرون کا عالم نہ پوچھو کہ کیا ہے
سزاوار ہے اُن کو جو ناسزا ہے
خمیر اُن کا اور اُنکی طینت جدا ہے
روا ہے اُنھین سب کو جو ناروا ہے
شریعت ہوئی ہے نکونام اُن سے
بہت فخر کرتا ہے اسلام اُن سے

ہر اک بول پر اُن کے مجلس فدا ہے
نہ گفتار مین اُن کے کوئی خطا ہے
ہر اک بات پر وہان درست اور بجا ہے
نہ کردار اُن کا کوئی ناسزا ہے
وہ جو کچھ کہین کہہ سکے کون اُن کو
بنایا ندیمون نے فرعون اُن کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ دولت کہ ہے مایۂ دین و دنیا / وہ دولت کہ ہے توشۂ راہ عقبے
سُلیمان نے کی جس کی حق سے تمنا / بڑھا جس سے آفاق مین نام کسرے
کیا جس نے حاتم کو مشہور دوران
کیا جس نے یوسف کو مسجود اخوان

ملا ہے یہ فخر اُس کو اِن کی بدولت / کہ سمجھی گئی ہے وہ اصلِ شقاوت
کہین ہے وہ سرمایۂ جہل و غفلت / کہین نشۂ بادۂ کبر و نخوت
جہان کے لئے جو کہ آبِ بقا ہے
وہ اِس قوم کے حق مین سمی ہوا ہے

اِدھر مال و دولت نے یہان مُنہ دکھایا / اُدھر ساتھ ساتھ اُس کے ادبار آیا
پڑا آ کے جس گھر پہ ثروت کا سایا / عمل وہان سے برکت نے اپنا اُٹھایا
نہین راس یہان چار پیسے کسی کو
مُبارک نہین جیسے پر چیونٹی کو

سمجھتے ہین سب عیب جن عادتون کو / بہائم سے نسبت ہے جن سیرتون کو
چھپاتے ہین اوباش جن خصلتون کو / نہین کرتے اجلاف جن حرکتون کو
وہ یہان اہلِ دولت کو ہین شیرِ مادر
نہ خوفِ خدا ہے نہ شرمِ پیمبر

طبیعت اگر لہو و بازی پہ آئی / تو دولت بہت سی اسی مین لٹائی
جو کی حضرتِ عشق نے رہنمائی / تو کردی بھرے گھر کی دم مین صفائی
پھر آخر لگے مانگنے اور کھانے
یونہین ہٹ گئے یہان ہزارون گھرانے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ آغاز پر اپنے غور اُن کو اصلا
نہ فکر اُن کو اولاد کی تربیت کا
نہ انجام کا اپنے کچھ اُن کو کھٹکا
نہ کچھ ذلتِ قوم کی اُن کو پروا
نہ حق کوئی دنیا پہ ان کا نہ دین پر
خدا کو وہ کیا مُنہ دکھائینگے جاکر

کسی قوم کا جب اُلٹتا ہے دفتر
کمال اُن مین رہتے ہین باقی نہ جوہر
تو ہوتے ہین مسخ اُن ہین پہلے تونگر
نہ عقل اُنکی ہادی نہ دین اُن کا رہبر
نہ دنیا مین ذلت نہ عزت کی پروا
نہ عقبےٰ مین دوزخ نہ جنت کی پروا

نہ مظلوم کی آہ و زاری سے ڈرنا
ہوا و ہوس مین خودی سے گذرنا
نہ مفلوک کے حال پر رحم کرنا
تعیش مین جینا نمائش پہ مرنا
سدا خوابِ غفلت مین بیہوش رہنا
دمِ نزع تک خود فراموش رہنا

پریشان اگر قحط سے اِک جہان ہے
اگر باغِ امت مین فصلِ خزان ہے
تو بیفکر ہین کیونکہ گھر مین سمان ہے
تو خوش ہین کہ اپنا چمن گلفشان ہے
بنی نوع انسان کا حق اُنپہ کیا ہے
وہ اِک نوع نوعِ بشر سے جُدا ہے

کہان بندگان ذلیل اور کہان وہ
پہنتے نہین جز سمور و کتان وہ
بسر کرتے ہین بے غمِ قوت و نان وہ
مکان رکھتے ہین رشکِ خلد و جنان وہ
نہین چلتے وہ بے سواری قدم بھر
نہین رہتے بے نغمہ و ساز دم بھر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کمر بستہ ہین لوگ خدمت مین اُنکی
نفاست بھری ہے طبیعت مین اُنکی

گل و لالہ رہتے ہین صحبت مین اُنکی
نزاکت سو داخل ہے عادت مین اُنکی

دواؤن مین مشک اُنکی اُٹھتا ہے ڈھیرون
وہ پوشاک مین عطر ملتے ہین سیرون

یہ ہو سکتے ہین اُنکے ہمجنس کیونکر
سواری کو گھوڑا نہ خدمت کو نوکر

نہین چین جن کو زمانہ سے دم بھر
نہ رہنے کو گھر اور نہ سونے کو بستر

پہننے کو کپڑا نہ کھانے کو روٹی
جو تدبیر اُلٹی تو تقدیر کھوٹی

یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا
کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا

وہی دوست ہے خالقِ دوسرا کا
خلائق سے ہے جس کو رشتہ ولا کا

یہی ہے عبادت یہی دین و ایمان
کہ کام آئے دنیا مین انسان کے انسان

عمل جن کا تھا اِس کلامِ متین پر
تفوّق ہے اُنکو کہین و مہین پر

وہ سر سبز ہین آج روے زمین پر
مدار آدمیت کا ہے اَب اُنھین پر

شریعت کے جو ہمنے پیمان توڑے
وہ لیجا کے سب اہلِ مغرب نے جوڑے

سمجھتے ہین گمراہ جن کو مسلمان
نہ حصّہ مین فردوس جنکے نہ رضوان

نہین جن کو عقبےٰ مین امیدِ غفران
نہ تقدیر مین حور جن کے نہ غلمان

پس از مرگ دوزخ ٹھکانا ہے جنکا
حمیم آب و زقوم کھانا ہے جن کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ ملک اور ملت پہ اپنی فدا ہین
اولوالعلم ہین اُن مین یا اغنیا ہین
سب آپس مین ایک اک کے حاجت روا ہین
طلبگار بہبودِ خلقِ خدا ہین
یہ تمغا تھا گویا کہ حصّہ انھین کا
کہ حب الوطن ہے نشان مومنین کا

امیرون کی دولت غریبون کی ہمّت
فصیحون کے خطبے شجاعون کی جرأت
ادیبون کی انشا حکیمون کی حکمت
سپاہی کے ہتیار شاہون کی طاقت
دلون کی امیدین اُمنگونکی خوشیان
سب اہلِ وطن اور وطن پر ہین قربان

عروج اُنکا جو تم عیان دیکھتے ہو
مطیع اُنکا سارا جہان دیکھتے ہو
جہان مین انھین کامران دیکھتے ہو
اُنھین برتراز آسمان دیکھتے ہو
یہ ثمرے ہین اُنکی جوانمردیون کے
نتیجے ہین آپس کی ہمدردیون کے

غنی ہم مین ہین جو کہ ارباب ہمّت
اگر ہے مشائخ سے اُن کو عقیدت
مُسلّم ہے عالم مین جن کی سخاوت
تو ہے پیرزادون پہ وقف اُنکی دولت
نکمّے ہین دن رات دھان عیش کرتے
یہ نوکر ہین جتنے وہ بھوکے ہین مرتے

عمل واعظون کے اگر قول پر ہے
نماز اور روزہ کی عادت اگر ہے
تو بخشش کی اُمّید بے صرف زر ہے
تو روز حساب اُنکو پھر کس کا ڈر ہے
اگر شہر مین کوئی مسجد بنا دی
تو فردوس مین نیو اپنی جما دی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عمارت کی بنیاد ایسی اُٹھائی
نہ نکلے کہین ملک مین جس کا ثانی
تماشون مین ثروت بڑون کی اُڑائی
نمائش مین دولت خدا کی لٹائی
چھٹی بیاہ مین کرنے لاکھون کے سامان
یہ ہین اُنکے ارمان یہ ہین اُنکی خوشیان

مگر دین برحق کا بوسیدہ ایوان
تنزل مین مدت سے ہین جسکے ارکان
زمانہ مین ہے جو کوئی دن کا مہمان
نہ پائین گے ڈھونڈا جسے پھر مسلمان
عزیزون نے اُس سے توجہ اُٹھائی
عمارت کا ہے اُس کی اللہ والی

پڑی ہین سب اُجڑی ہوئی خانقاہین
وہ درویش و سلطان کی امیدگاہین
کھلی تھین جہان علمِ باطن کی راہین
فرشتون کی پڑتی تھین جنپر نگاہین
کہان ہین وہ جذب الٰہی کے پھندے
کہان ہین وہ اللہ کے پاک بندے

وہ علمِ شریعت کے ماہر کدھر ہین
وہ اخبار دین کے مبصّر کدھر ہین
اصولی کدھر ہین مناظر کدھر ہین
محدث کہان ہین مفسر کدھر ہین
وہ مجلس جو کل سربسر تھی چراغان
چراغ اب کہین ٹمٹماتا نہین وہان

مدارس وہ تعلیمِ دین کے کہان ہین
مراحل وہ علم و یقین کے کہان ہین
وہ ارکان شرعِ متین کے کہان ہین
وہ وارث رسولِ امین کے کہان ہین
رہا کوئی اُمت کا ملجا نہ ماوے
نہ قاضی نہ مفتی نہ صوفی نہ مُلّا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہان ہین وہ دینی کتابون کے دفتر
چلی ایسی اس بزم مین بادِ صرصر
کہان ہین وہ علمِ الٰہی کے منظر
بجھین مشعلین نورِ حق کی سراسر
رہا کوئی سامان نہ مجلس مین باقی
صراحی نہ طنبور مطرب نہ ساقی

بہت لوگ بن کر ہوا خواہِ اُمّت
سدا گاؤن در گاؤن نوبت بہ نوبت
سفیہون سے منوا کے اپنی فضیلت
پڑے پھرتے ہین کرتے تحصیلِ دولت
یہ ٹھیرے ہین اسلام کے رہنما اب
لقب انکا ہے وارثِ انبیا اب

بہت لوگ پیرون کی اولاد بن کر
بڑا فخر ہے جنکو لے دیکے اس پر
نہین ذات والا مین کچھ جنکے جوہر
کہ تھے اُنکے اسلاف مقبولِ داور
کرشمے ہین جا جا کے جھوٹے دکھاتے
مریدون کو ہین لوٹتے اور کھاتے

یہ ہین جادہ پیماے راہِ طریقت
انہین پر ہے ختم آج کشف و کرامت
مقام انکا ہے ماوراے شریعت
انہین کے ہے قبضہ مین بندون کی قسمت
یہی ہین مُراد اور یہی ہین مرید اب
یہی ہین جنید اور یہی بایزید اب

بڑھے جس سے نفرت وہ تقریر کرنی
گنہگار بندون کی تحقیر کرنی
جگر جس سے شق ہون وہ تحریر کرنی
مسلمان بھائی کی تکفیر کرنی
یہ ہے عالمون کا ہمارے طریقہ
یہ ہے ہادیون کا ہمارے سلیقہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کوئی مسئلہ پوچھنے اُن سے جائے — تو گردن پہ بارِ گران لے کے آئے
اگر بد نصیبی سے شک اُسمین لائے — تو قطعی خطاب اہلِ دوزخ کا پائے

اگر اعتراض اُسکی نکلا زبان سے
تو آنا سلامت ہے دشوار وھان سے

کبھی وہ گلے کی رگین ہین پھُلاتے — کبھی جھاگ پر جھاگ ہین مُنہ پہ لاتے
کبھی خوک اور سگ ہین اُسکو بتاتے — کبھی مارنے کو عصا ہین اُٹھاتے

ستون چشمِ بد دور ہین آپ دین کے
نمونہ ہین خلقِ رسولِ امین کے ؎

جو چاہے کہ خوش اُنسے ملکر ہو انسان — تو ہے شرط وہ قوم کا ہو مسلمان
نشان سجدہ کا ہو جبین پر نمایان ؎ — تشرع مین اُس کے نہو کوئی نقصان

لبین بڑھ رہی ہون نہ ڈاڑھی چڑھی ہو
اِزار اپنی حد سے نہ آگے بڑھی ہو

عقائد مین حضرت کا ہمداستان ہو — ہر اک اصل مین فرع مین ہمزبان ہو
حریفون سے اُنکے بہت بدگمان ہو — مُریدون کا اُنکے بڑا مدح خوان ہو

گر ایسا نہین ہے تو مردود دین ہے
بزرگون سے ملنے کے قابل نہین ہے

شریعت کے احکام تھے وہ گوارا — کہ شیدا تھے اُن پر یہود اور نصاریٰ
گواہ اُن کی نرمی کا قرآن ہے سارا — خود الدین یُسرٌ نبیؐ نے پکارا

مگر یھان کیا ایسا دشوار اُن کو
کہ مومن سمجھنے لگے بار اُن کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ کی اُنکی اخلاق مین رہنمائی
نہ باطن مین کی اُنکے پیدا صفائی
پہ احکامِ ظاہر کی کی یہ بڑھائی
کہ ہوتی نہین اُنسے دم بھر رہائی

وہ دین جو کہ چشمہ تھا خلقِ نکو کا
کیا قُلّتین اُس کو غسل و وضو کا

سدا اہلِ تحقیق سے دل مین بل ہے
حدیثون پہ چلنے مین دین کا خلل ہے
فتادون پہ بالکل مدارِ عمل ہے
ہر اک رائے قرآن کا نعم البدل ہے

کتاب اور سنّت کا ہے نام باقی
خدا اور نبی سے نہین کام باقی

جہان مختلف ہون روایات باہم
کبھی ہون نہ سیدھی روایت سے خوش ہم
جسے عقل رکھے نہ ہرگز مسلّم
اُسے ہر روایت سے سمجھین مقدّم

سب اسمین گرفتار چھوٹے بڑے ہین
سمجھ پر ہماری یہ پتھّر پڑے ہین

کرے غیر گر بُت کی پوجا تو کافر
جو ٹھیرائے بیٹا خدا کا تو کافر
کہے آگ کو اپنا قبلہ تو کافر
کواکب مین مانے کرشمہ تو کافر

مگر مومنون پر کشادہ ہین راہین
پرستش کرین شوق سے جسکی چاہین

نبی کو جو چاہین خدا کر دکھائین
امامون کا رتبہ نبی سے بڑھائین
مزارون پہ دن رات نذرین چڑھائین
شہیدونسے جاجاکے مانگین دعائین

نہ توحید مین کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ دین جس سے توحید پھیلی جہان مین
رہا شرک باقی نہ وہم و گمان مین
ہوا جلوہ گر حق زمین و زمان مین
وہ بدلا گیا آکے ہندوستان مین
ہمیشہ سے اسلام تھا جسپہ نازان
وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلمان

تعصب کہ ہے دشمن نوع انسان
ہوئی بزم نمرود جس سے پریشان
بھرے گھر کئے سیکڑون جسنے ویران
کیا جس نے فرعون کو نذر طوفان
گیا جوش مین بولہب جسکے کھویا
ابوجہل کا جس نے بیڑا ڈبویا

وہ یہان اک عجب بھیس مین جلوہ گر ہے
بھرا زہر جس جام مین بے خبر ہے
چھپا جسکے پردہ مین اُس کا ضرر ہے
وہ آب بقا ہمکو آتا نظر ہے
تعصب کو اک جزو دین سمجھے ہین ہم
جہنّم کو خلد برین سمجھے ہین ہم

ہمین واعظون نے یہ تعلیم دی ہے
مخالف کی ریس اُسمین کرنی بری ہے
کہ جو کام دینی ہے یا دنیوی ہے
نشان غیرت دین حق کا یہی ہے
نہ ٹھیک اُس کی ہرگز کوئی بات سمجھو
وہ دن کو کہے دن تو تم رات سمجھو

قدم گر رہ راست پر اُس کا پاؤ
پڑے اس مین جو دقّتین وہ اُٹھاؤ
تو تم جسقدر رستہ سے کترا کے جاؤ
لگین جسقدر ٹھوکرین اُسمین کھاؤ
جو نکلے جہاز اُس کا بچ کر بھنور سے
تو تم ڈالدو ناؤ اندر بھنور کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر مسخ ہو جائے صورت تمھاری
بہائم مین مل جائے سیرت تمھاری
بدل جائے بالکل طبیعت تمھاری
سراسر بگڑ جائے حالت تمھاری
تو سمجھو کہ ہے حق کی اِک شان یہ بھی
ہے اِک جلوۂ نورِ ایمان یہ بھی

نہ اوضاع مین تم سے نسبت کسی کو
نہ اخلاق مین تم پہ سبقت کسی کو
نہ حاصل یہ کھانون مین لذّت کسی کو
نہ پیدا یہ پوشش نہ زینت کسی کو
تمھین فضل ہر علم مین برملا ہے
تمھاری جہالت مین بھی اک ادا ہے

کوئی چیز سمجھو نہ اپنی بُری تم
رہو بات کو اپنی کرتے بڑی تم
حمایت مین ہو جبکہ اسلام کی تم
تو ہو ہر بدی اور گنہ سے بری تم
بدی سے نہین مومنون کو مضرّت
تمھارے گناہ اور نہ اورونکی طاعت

مخالف کا اپنے اگر نام لیجے
تو ذکر اُس کا ذلّت سے خواری سے کیجے
کبھی بھول کر طرح اس مین نہ دیجے
قیامت کو دیکھو گے اِس کے نتیجے
گناہون سے کرتے ہو گویا مبرّا
مخالف پہ کرتے ہو جب تم تبرّا

نہ سنّی مین اور جعفری مین ہو اُلفت
نہ نعمانی و شافعی مین ہو مِلّت
وہابی سے صوفی کی کم ہو نہ نفرت
مقلّد کرے نامقلّد پہ لعنت
رہے اہل قبلہ مین جنگ ایسی باہم
کہ دین خدا پر ہنسے سارا عالم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرے کوئی اصلاح کا گر ارادہ
تو شیطان سے اُس کو سمجھو زیادہ
جسے ایسے مفسد سے ہے استفادہ
رہِ حق سے ہے برطرف اُسکا جادہ
شریعت کو کرتے ہین برباد دونو
ہین مردود شاگرد و اُستاد دونو

وہ دین جس نے الفت کی بنیاد ڈالی
کیا طبع دوران کو نفرت سے خالی
بنایا اجانب کو جس نے موالی
ہر اک قوم کے دل سے نفرت نکالی
عرب اور حبش ترک و تاجیک و دیلم
ہوئے سارے شیر و شکر ملکے باہم

تعصب نے اُس صاف چشمہ کو آکر
کیا بغض کے خار و خس سے مکدّر
بنے خصم جو تھے عزیز اور برادر
نفاق اہلِ قبلہ مین پھیلا سراسر
نہین دستیاب ایسے اب دس مسلمان
کہ ہو ایک کو دیکھ کر ایک شادان

ہمارا یہ حق تھا کہ سب یار ہوتے
زمانہ مین یارون کے غمخوار ہوتے
سب ایک اِک کے باہم مددگار ہوتے
عزیزون کے غم مین دل افگار ہوتے
جب الفت مین یون ہوتی ثابت قدم ہم
تو کہہ سکتے اپنے کو خیر الامم ہم

اگر بھولتے ہم نہ قولِ پیمبر
کہ ہین سب مسلمان باہم برادر
برادر ہے جب تک برادر کا یاور
معین اُس کا ہے خود خداوند داور
تو آتی نہ بیڑے پہ اپنے تباہی
فقیری مین بھی کرتے ہم بادشاہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ گھر جسمین ہون دل ملے سب کے باہم
اگر ایک خوش دل تو گھر سارا خرم

خوشی ناخوشی مین ہون سب یار وہمدم
اگر ایک غمگین تو دل سب کے پُر غم

مبارک ہے اُس قصر شاہنشہی سے
جہان ایک دل ہو مکدر کسی سے

اگر ہو مدار اسپہ تحقیق دین کا
کھرا اُن کا بازار ہے یا کہ کھوٹا

کہ ہے دین والون کا برتاؤ کیسا
ہے قول و قرار ان کا جھوٹا کہ سچا

تو ایسے نمونے بہت شاذ ہین یہان
کہ اسلام پر جن سے قائم ہو برہان

مجالس مین غیبت کا زور اسقدر ہے
نہ بھائی کو بھائی سے یہان درگذر ہے

کہ آلودہ اس خون مین ہر بشر ہے
نہ مُلّا کو صوفی کو اس سے حذر ہے

اگر نشۂ مے ہو غیبت مین پنہان
تو ہشیار پائے نہ کوئی مسلمان

جنھین چار پیسے کا مقدور ہے یہان
سوافق نہین جن سے ایام دوران

سمجھتے نہین ہین وہ انسان کو انسان
نہین دیکھہ سکتے کسی کو وہ شادان

نشہ مین تکبر کے ہے چور کوئی
حسد کے مرض مین ہے رنجور کوئی

اگر مرجعِ خلق ہے ایک بھائی
بھلا جس کو کہتی ہے ساری خدائی

نہین ظاہرا جس مین کوئی برائی
ہر اک دل مین عظمت ہے جسکی سمائی

تو پڑتی ہین اُس پر نگاہین غضب کی
کھٹکتا ہے کانٹا سا آنکھون مین سب کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بگڑتا ہے جب قوم مین کوئی بن کر — ابھی بخت واقبال تھے جسکے یاور
ابھی گردنین جھکتی تھین جس کے در پر — مگر کردیا اُب زمانے نے بے پر
تو ظاہر مین گڑھتے ہین پر خوش ہین جی مین
کہ ہمدرد ہاتھ آیا اک مفلسی مین

اگر اک جوان مرد ہمدرد انسان — کرے قوم پر دل سے جان اپنی قربان
تو خود قوم اُس پر لگائے یہ بہتان — کہ ہے اُسکی کوئی غرض اسمین پنہان
وگرنہ پڑی کیا کسی کو کسی کی
یہ چالین سراسر ہین خود مطلبی کی

نکالے گر اُن کی بھلائی کی صورت — تو ڈالین جہانتک بنے اُسمین کھنڈت
سُنین کامیابی مین گر اُسکی شہرت — تو دل سے تراشین کوئی تازہ تہمت
مُنہ اپنا ہو گو دین و دنیا مین کالا
نہو ایک بھائی کا پر بول بالا

اگر پاتے ہین دو دلون مین صفائی — تو ہین ڈالتے اُسمین طرح جدائی
ٹھنی دو گروہون مین جس دم لڑائی — تو گویا تمنا ہماری بر آئی
بس اس سے نہین مشغلہ خوب کوئی
تماشا نہین ایسا مرغوب کوئی

تغلّب مین بدنیتی مین دغا مین — نمود اور بناوٹ فریب اور ریا مین
سعایت مین بہتان مین افترا مین — کسی بزم بیگانہ و آشنا مین
نہ پاؤ گے رسوا و بدنام ہم سے
بڑھے پھر نہ کیون شان اسلام ہم سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خوشامد میں ہم کو وہ قدرت ہے حاصل
کہیں احمقوں کو بتاتے ہیں عاقل
کہ انسان کو ہر طرح کرتے ہیں مائل
کہیں ہوشیاروں کو کرتے ہیں غافل
کسی کو اُتارا کسی کو چڑھایا
یونہیں سیکڑوں کو اسامی بنایا

روایات پر حاشیہ اک چڑھانا
اگر مدح کرنا تو حد سے بڑھانا
قسم جھوٹے وعدوں پہ سو بار کھانا
مذمّت پہ آنا تو طوفان اُٹھانا
یہ ہے روزمرّہ کا یہاں اُنکے عنوان
فصاحت میں بے مثل ہیں جو مسلمان

اُسے جانتے ہیں بڑا اپنا دشمن
نصیحت سے نفرت ہے ناصح سے اَن بَن
ہمارے کرے عیب جو ہم پہ روشن
سمجھتے ہیں ہم رہنماؤں کو رہزن
یہی عیب ہے سب کو کھویا ہے جس نے
ہمیں ناؤ بھر کر ڈبویا ہے جس نے

وہ عہد ہمایوں جو خیر القرون تھا
نبوت کا سایہ ابھی رہنموں تھا
خلافت کا جب تک کہ قائم ستون تھا
سماں خیر و برکت کا ہر دم فزوں تھا
عدالت کے زیور سے تھے سب مزیّن
پھلا اور پھولا تھا احمد کا گلشن

سعادت بڑی اُس زمانہ کی یہ تھی
نہ کرتے تھے خود قول حق سے خموشی
کہ جھکتی تھی گردن نصیحت پہ سب کی
نہ لگتی تھی حق کی اُنھیں بات کڑوی
غلاموں سے ہو جاتے تھے بند آقا
خلیفہ سے لڑتی تھی ایک ایک بڑھیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نبی نے کہا تھا جنھین فخرِ امّت — جنھین خلد کی مل چکی تھی بشارت
مسلّم تھی عالم مین جن کی عدالت — رہا مفتخر جن سے تختِ خلافت
وہ پھرتے تھے راتون کو چھپ چھپ کے در در
کہ سُن پائین اپنا کہین عیب سُن کر

مگر ہم کہ ہین دام و دد ہم سے بہتر — نہ ظاہر کہین ہم مین خوبی نہ مضمر
نہ اقران و امثال مین ہم موقّر — نہ اجداد و اسلاف کے ہم مین جوہر
نصیحت سے ایسا بُرا مانتے ہین
کہ گویا ہم اپنے کو پہچانتے ہین

نبوّت نہ گر ختم ہوتی عرب پر — کوئی ہم پہ مبعوث ہوتا پیمبر
تو ہے جیسے مذکور قرآن کے اندر — ضلالت یہود اور نصاریٰ کی اکثر
یونہین جو کتاب اُس پیمبر پہ آتی
وہ گمراہیان سب ہماری جتاتی

ہنر ہم مین جو ہین وہ معلوم ہین سب — علوم اور کمالات معدوم ہین سب
چلن اور اطوار مذموم ہین سب — فراغت سے دولت سے محروم ہین سب
جہالت نہین چھوڑتی ساتھ دم بھر
تعصب نہین بڑھنے دیتا قدم بھر

وہ تقویم پارینہ یونانیون کی — وہ حکمت کہ ہے ایک دھوکے کی ٹٹی
یقین جس کو ٹھیرا چکا ہے نکمی — عمل نے جسے کر دیا آکے ردّی
اُسے وحی سے سمجھے ہین ہم زیادہ
کوئی بات اُس مین نہین کم زیادہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زبور اور توریت و انجیل و قرآن
مگر لکھ گئے جو اصولِ اہلِ یونان
بالاجماع ہین قابلِ نسخ و نسیان
نہین نسخ و تبدیل کا اُن مین امکان
نہین مٹتے جب تک کہ آثارِ دنیا
مٹے گا کبھی کوئی نوشتہ نہ اُن کا

نتائج ہین جو مغربی علم و فن کے
تعصب نے لیکن یہ ڈالے ہین پردے
وہ ہین ہند مین جلوہ گر سو برس سے
کہ ہم حق کا جلوہ نہین دیکھ سکتے
دلون پر ہین نقشِ اہلِ یونان کی رائین
جواب وحی اُترے تو ایمان نہ لائین

اب اِس فلسفہ پر ہین جو مرنے والے
ارسطو کی چوکھٹ پہ سر دھرنے والے
شفا اور مجسطی کے دم بھرنے والے
فلاطون کی اقتدا کرنے والے
وہ تیلی کے کچھ بیل سے کم نہین ہین
پھرے عمر بھر اور جہان تھے وہین ہین

وہ جب کر چکے ختم تحصیلِ حکمت
اگر رکھتے ہین کچھ طبیعت مین جودت
بندھی سر پہ دستارِ علم و فضیلت
تو ہے سب سے اُن کی بڑی یہ لیاقت
کہ گردن کو وہ رات کہدین زبان سے
تو منوا کے چھوڑین اُسے اک جہان سے

سوا اِس کے جو آئے اُسکو پڑھا دین
وہ سیکھے ہین جو بولیان سب سکھا دین
اُنھین جو کچھ آتا ہے اُسکو بتا دین
میان مٹھو اپنا سا اُس کو بنا دین
یہ لے دیکے ہے علم کا اُنکے حاصل
اِسی پر ہے فخر اُن کو بین الاماثل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ سرکار مین کام پانے کے قابل
نہ جنگل مین ریوڑ چرانے کے قابل

نہ دربار مین لب ہلانے کے قابل
نہ بازار مین بوجھ اُٹھانے کے قابل

نہ پڑھتے تو سو طرح کھاتے کما کر
وہ کھوئے گئے اور تعلیم پا کر

جو پوچھو کہ حضرت نے جو کچھ پڑھا ہے
مفاد اس مین دُنیا کا یا دین کا ہے

مراد آپ کی اسکے پڑھنے سے کیا ہے
نتیجہ کوئی یا کہ اس کے سوا ہے

تو مجذوب کی طرح سب کچھ بکین گے
جواب اسکا لیکن نہ کچھ دیسکین گے

نہ حجت رسالت پہ لا سکتے ہین وہ
نہ قرآن کی عظمت دکھا سکتے ہین وہ

نہ اسلام کا حق جتا سکتے ہین وہ
نہ حق کی حقیقت بتا سکتے ہین وہ

دلیلین ہین سب آج بیکار اُن کی
نہین چلتی تو بون مین تلوار اُنکی

بڑے اُس مشقت مین ہین وہ سراپا
گئین بھول آگے کی بھیڑین جو بیٹا

نتیجہ نہین اُن کو معلوم جس کا
اُسی راہ پر پڑلیا سارا گلا

نہین جانتے یہ کہ جاتے کدھر ہین
گئے بھول رستہ وہ یا راہ پہ ہین

مثال اُن کی کوشش کی ہر صاف ایسی
اِدھر اور اُدھر دیر تک آگ ڈھونڈی

کہ کھائی کہین بندرون نے جو سردی
کہین روشنی اُن کو پائی نہ اُس کی

مگر ایک جگنو چمکتا جو دیکھا
پتنگا اُسے آگ کا سب نے سمجھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیا جاکے تھام اور سب نے اُسی دم
لگے اُس کو سُلگانے سب ملکے باہم

کیا گھانس پھونس اُسپہ لاکر فراہم
پہ کچھہ آگ سلگی نہ سردی ہوئی کم

یونہین رات ساری اُنھون نے گنوائی
مگر اپنی محنت کی راحت نہ پائی

گزرتے تھے جو جانور اُس طرف سے
ملامت بہت سخت تھے اُنکو کرتے

جب اس کشمکش مین اُنھین دیکھتے تھے
کہ شرمائین وہ زعمِ باطل سے اپنے

مگر اپنی کد سے نہ باز آتے تھے وہ
ملامت پہ اور اُلٹے غرّاتے تھے وہ

نہ سمجھے وہ جب تک ہوا دن نہ روشن
نہ جھاڑین گے گرد تو ہم سے دامن

اِسی طرح جو ہین حقیقت کے دشمن
پہ جب ہوگا نورِ سحر لمعہ افگن

بہت جلد ہو جائے گا آشکارا
کہ جُگنو کو سمجھے تھے وہ اک شرارا-

وہ طبِ جسپہ غش ہین ہمارے اطبّا
بتانے میں ہے بخل جسکے بہت سا

سمجھتے ہین جس کو بیاضِ مسیحا
جسے عیب کی طرح کرتے ہین اِخفا

فقط چند نسخون کا ہے وہ سفینہ
چلے آئے ہین جو کہ سینہ بسینہ

نہ اُن کو نباتات سے آگہی ہے
نہ تشریح کی رائے کسی پہ کھلی ہے

نہ اصلا خبر معدنیات کی ہے
نہ علم طبیعی نہ کیمسٹری ہے

نہ پانی کا علم اور نہ علم ہوا ہے
مریضونکا اُنکے نگہبان خدا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

نہ قانون مین اُنکے کوئی خطا ہے
سدیدی مین لکھا ہے جو کچھ بجا ہے
نہ مخزن مین انگشت رکھنے کی جا ہے
نفیسی کے ہر قول پر جان فدا ہے

سلف لکھ گئے جو قیاس اور گمان سے
صحیفے ہین اُترے ہوئے آسمان سے

وہ شعر اور قصائد کا ناپاک دفتر
زمین جس سے ہے زلزلہ مین برابر
عفونت مین سنڈاس سے جو ہے بدتر
ملک جس سے شرماتے ہین آسمان پر

ہوا علم و دین جس سے تاراج سارا
وہ ہے ہفت نظر علم انشا ہمارا

بُرا شعر کہنے کی گر کچھ سزا ہے
تو وہ محکمہ جس کا قاضی خدا ہے
عبث جھوٹ بکنا اگر ناروا ہے
مقرر جہان نیک و بد کی جزا ہے

گنہگار وہان چھوٹ جائینگے سارے
جہنّم کو بھر دینگے شاعر ہمارے

زمانہ مین جتنے قلی اور نفر ہین
گویے امیرون کے نور نظر ہین
کمائی سے اپنی وہ سب بہرہ ور ہین
ڈفالی بھی لے آتے کچھ مانگ کر ہین

مگر اس تپ دق مین جو مبتلا ہین
خدا جانے وہ کس مرض کی دوا ہین

جو سقّے نہ ہون جی سے جائین گذر سب
بنے دم پہ گر شہر چھوڑین نفر سب
ہو میلا جہان گم ہون دھوبی اگر سب
جو ٹھہر جائین مہتر تو گندے ہون گھر سب

پہ کر جائین ہجرت جو شاعر ہمارے
کہین ملکے خس کم جہان پاک سارے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عرب جو تھے دنیا مین اس فن کے بانی
زمانہ نے جن کی فصاحت تھی مانی
نہ تھا کوئی آفاق مین جن کا ثانی
مٹا دی عزیزون نے اُنکی نشانی

سب اُنکے ہنر اور کمالات کھو کر
رہے شاعری کو بھی آخر ڈبو کر

ادب مین پڑی جان اُنکی زبان سے
سنان کے لیے کام اُنھون نے لسان سے
جلا دین نے پائی اُن کے بیان سے
زبانون کے کوچے تھے بڑھکر سنان سے

ہوئے اُنکے شعرون سے اخلاق صیقل
پڑی اُنکے خطبون سے عالم مین ہل چل

خلف اُنکے یہان جو کہ جوجاد بیان ہین
بلاغت مین مشہور ہندوستان ہین
فصاحت مین مقبول پیر و جوان ہین
وہ کچھ ہین تو لے دیکھے اس گون یہان ہین

کہ جب شعر مین عمر ساری گنوائین
تو بھانڈ اُنکی غزلین مجالس مین گائین

طوائف کو ازبر ہین دیوان اُن کے
نکلتے ہین تکیون مین ارمان اُنکے
گو یون پہ بیحد ہین احسان اُن کے
ثنا خوان ہین ابلیس و شیطان اُنکے

کہ عقلون پہ پردے دئے ڈال اُنھون نے
ہمین کر دیا فارغ البال اُنھون نے

شریفون کی اولاد بے تربیت ہے
کسی کو کبوتر اڑانے کی لت ہے
تباہ اُنکی حالت بُری اُنکی گت ہے
کسی کو بٹیرین لڑانے کی دھت ہے

چرس اور گانجے پہ شیدا ہے کوئی
مدک اور چنڈو کا رسیا ہے کوئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سدا اگرم انفار سے اُن کی صحبت
پڑھے لکھون کے سایہ سے اُنکو وحشت
ہر اک زندہ و باش سے اُنکی تلت
مدارس سے تعلیم سے اُن کو نفرت

کمینون کے جرگے مین عمرین گنوانی
اُنھین گالیان دینی اور آپ کھانی

نہ علمی مدارس مین ہین اُن کو پاتے
پہ میلون کی رونق ہین جاکر بڑھاتے
نہ شائستہ جلسون مین ہین آتے جاتے
پڑے پھرتے ہین دیکھتے اور دکھاتے

کتاب اور معلم سے پھرتے ہین بھاگے
مگر ناچ گانے مین ہین سب سے آگے

اگر کبھے اُن پاک شہدون کی گنتی
ملی خاک مین جن سے عزت بڑون کی
ہوا جنکے پہلو سے بچکر ہے چلتی
مٹی خاندانون کی جس سے بزرگی

تو یہ جسقدر خانہ برباد ہون گے
وہ سب اِن شریفون کی اولاد ہونگے

ہوئی اُنکی بچپن مین یون پاسبانی
لگی ہونے جب کچھ سمجھ بوجھ سیانی
کہ قیدی کی جیسے کٹے زندگانی
چڑھی بھوت کی طرح سر پر جوانی

بس اب گھر مین دشوار تھمنا ہے اُنکا
اکھاڑ دن مین تکیون مین رمنا ہے اُن کا

نشہ مین مے عشق کے چور ہین وہ
غمِ چشم دارو مین رنجور ہین وہ
صفِ فوج مژگان مین محصور ہین وہ
بہت ہاتھ سے دل کے مجبور ہین وہ

کرین کیا کہ ہے عشق طینت مین اُنکی
حرارت بھری ہے طبیعت مین اُنکی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر شش جہت مین کوئی دلربا ہے
اگر خواب مین کچھ نظر آگیا ہے
تو دل اُن کا نادیدہ اُس پر فدا ہے
تو یاد اُس کی دن رات نام خدا ہے
بھری سب کی وحشت سے روداد ہے یہان
جسے دیکھئے قیس و فرہاد ہے یہان

اگر مان ہے دکھیا تو اُن کی بلا سے
جو ہے گھر مین فاقہ تو اُن کی بلا سے
ابا پاہج ہے باوا تو اُن کی بلا سے
جو مرتا ہے کنبا تو اُن کی بلا سے
جنھون نے لگا لی ہو لَو دلربا سے
غرض پھر اُنھین کیا رہی ماسوا سے

نہ گالی سے دشنام سے جی چرائین
جو میلون مین جائین تو لچپن دکھائین
نہ جوتی سے پیزار سے ہچکچائین
جو محفل مین بیٹھین تو فتنے اُٹھائین
لرزتے ہین اوباش اُنکی ہنسی سے
گریزان ہین رند اُن کی ہمسایگی سے

سپوتون کو اپنے اگر بیاہ دیجے
جو بیٹی کے پیوند کی فکر کیجے
تو بہوؤن کا بوجھ اپنی گردن پہ لیجے
تو بد راہ ہین بھانجے اور بھتیجے
یہی جھینکنا گو بکو گھر بگھر ہے
بہو کو ٹھکانا نہ بیٹی کو بر ہے

نہ مطلب نگاری کا ان کو سلیقہ
نہ امیدواری کا ان کو سلیقہ
نہ دربار داری کا ان کو سلیقہ
نہ خدمت گذاری کا ان کو سلیقہ
قلی یا نفر ہو تو کچھ کام آئے
مگر ان کو کس مد مین کوئی کھپائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہین ملتی روٹی جنھین پیٹ بھر کے — وہ گذران کرتے ہین سو عیب کر کے
جو ہین اُن مین دو چار آسودہ گھر کے — وہ دن رات خواہان ہین مرگ پدر کے
نمونے یہ اعیان واشراف کے ہین
سلف اِنکے وہ تھے خلف اُنکے یہ ہین

وہ اسلام کی پود شاید یہی ہے — کہ جسکی طرف آنکھ سب کی لگی ہے
بہت جس سے آیندہ چشم یہی ہے — لقا منحصر جسپہ اسلام کی ہے
یہی جان ڈالے گی باغِ کہن مین؟
اِسی سے بہار آئیگی اس چمن مین؟

یہی ہین وہ نسلین مبارک ہماری؟ — کہ بخشین گی جو دین کو استواری؟
کرین گی یہی قوم کی غم گساری؟ — انھین پر امیدین ہین موقوف ساری
یہی شمع اسلام روشن کرین گی
بڑون کا یہی نام روشن کرین گی

خلف اُن کے الحق اگر یھان یہی ہین — سلف کے اگر فاتحہ خوان یہی ہین
اگر یادگارِ عزیزان یہی ہین — اگر نسل اشراف واعیان یہی ہین
تو یاد اسقدر اُنکی رہ جاے گی یھان
کہ اِک قوم رہتی تھی اس نام کی یھان

سمجھتے ہین شائستہ جو آپ کو یھان — ہین آزادی رائے پر جو کہ نازان
چلن پر ہین جو قوم کے اپنی خندان — مسلمان ہین سب جنکے نزدیک نادان
جو ڈھونڈو گے یاردنکے ہمدرد اُن مین
تو نکلین گے تھوڑے جو انمرد اُن مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ رنج اُن کے افلاس کا اُنکو اصلا — نہ فکر اُن کی تعلیم اور تربیت کا
نہ کوشش کی ہمت نہ دینے کو پیسا — اُڑانا مگر مفت ایک اِک کا خاکا
کہین اُن کی پوشاک پر طعن کرنا
کہین اُن کی خوراک کو نام دھرنا

عزیزون کی جس بات پر عیب پانا — نشانہ اُسے پھبتیون کا بنانا
شماتت سے دل بھائیون کا دکھانا — یگانون کو بیگانہ بن کر چڑانا
نہ کچھ درد کی چوٹ اُنکے جگر مین
نہ قطرہ کوئی خون کا چشم تر مین

جہاز ایک گرداب مین پھنس رہا ہے — پڑا جس سے جوکھون مین چھوٹا بڑا ہے
نکلنے کا رستہ نہ بچنے کی جا ہے — کوئی اُن مین سوتا کوئی جاگتا ہے
جو سوتے ہین وہ مست خواب گران ہین
جو بیدار ہین اُن پہ خندہ زنان ہین

کوئی اُنسے پوچھے کہ اے ہوش والو — کس امید پر تم کھڑے ہنس رہے ہو
بُرا وقت بیڑے پہ آنے کو ہے جو — نہ چھوڑے گا سوتون کو اور جاگتون کو
بچوگے نہ تم اور نہ ساتھی تمھارے
اگر ناؤ ڈوبی تو ڈوبین گے سارے

غرض عیب کیجے بیان اپنے کیا کیا — کہ بگڑا ہوا یھان ہے آوے کا آوا
فقیہہ اور جاہل ضعیف اور توانا — تاسف کے قابل ہے احوال سب کا
مریض ایسے مایوس دنیا مین کم ہین
بگڑ کر کبھی جو نہ سنبھلین وہ ہم ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کسی نے یہ اِک مرد دانا سے پوچھا — کہ نعمت ہے دنیا مین سب سے بڑی کیا
کہا "عقل - جس سے ملے دین و دنیا — کہا "گر نہو اُس سے انسان کو بہرہ"
کہا پھر اہم سب سے علم و ہنر ہے
کہ جو باعثِ افتخار بشر ہے

کہا "گر نہ ہو یہ بھی اُس کو میسر" — کہا "مال و دولت ہے پھر سب سے بڑھ کر"
کہا "دور ہو یہ بھی اگر بند اُس پر" — کہا "اُسپہ بجلی کا گرنا ہے بہتر"
وہ ننگ بشر تاکہ ذلّت سے چھوٹے
خلائق سب اُسکی نحوست سے چھوٹے

مجھے ڈر ہے اے میرے ہم قوم یارو — مبادا کہ وہ ننگِ عالم تمہین ہو
گر اسلام کی کچھ حمیت ہے تم کو — تو جلدی سے اُٹھو اور اپنی خبر لو
وگرنہ یہ قول آئے گا راست تم پر
کہ ہونے سے ان کا نہونا ہے بہتر

رہوگے یونہین فارغ البال کبتک — نہ بدلوگے یہ چال اور ڈھال کبتک
رہے گی نئی پود پامال کبتک — نہ چھوڑوگے تم بھیڑیا چال کب تک
بس اگلے فسانے فراموش کردو
تعصب کے شعلے کو خاموش کردو

حکومت نے آزادیان تم کو دی ہین — ترقّی کی راہین سراسر کھلی ہین
صدائین یہ ہر سمت سے آرہی ہین — کہ راجا سے پرجا تلک سب سکھی ہین
تسلط ہے ملکون مین امن و امان کا
نہین بند رستہ کسی کاروان کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ بدخواہ ہے دین و ایمان کا کوئی
نہ ناقص ہے ملّت کے ارمان کا کوئی
نہ دشمن حدیث اور قرآن کا کوئی
نہ مانع شریعت کے فرمان کا کوئی
نمازین پڑھو بے خطر معبدون مین
اذانین دھڑلے سے دو مسجدون مین

کھُلی ہین سفر اور تجارت کی راہین
جو روشن ہین تحصیل حکمت کی راہین
نہین بند صنعت کی حرفت کی راہین
تو ہموار ہین کسبِ دولت کی راہین
نہ گھر مین غنیم اور دشمن کا کھٹکا
نہ باہر ہے قزّاق و رہزن کا کھٹکا

مہینون کے کٹتے ہین رستے پلون مین
ہر اک گوشہ گلزار ہے جنگلون مین
گھرون سے سوا چین ہے منزلون مین
شب و روز ہے ایمنی قافلون مین
سفر جو کبھی تھا نمونہ سقر کا
وسیلہ ہے وہ اب سراسر ظفر کا

پہنچتی ہین ملکون سے دم دم کی خبرین
عیان ہین ہر اک برّاعظم کی خبرین
چلی آتی ہین شادی و غم کی خبرین
کھُلی ہین زمانہ پہ عالم کی خبرین
نہین واقعہ کوئی پنہان کہین کا
ہے آئینہ احوال روے زمین کا

کرو قدر اس امن و آزادگی کی
ہر اک راہرو کا زمانہ ہے ساتھی
کہ ہے صاف ہر سمت راہ ترقّی
یہ ہر سو سے آواز پیہم ہے آتی
کہ دشمن کا کھٹکا نہ رہزن کا ڈر ہے
نکلجاؤ رستہ ابھی بے خطر ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہت قافلے دیر سے جا رہے ہین
بہت جل چلاؤ مین گھبرا رہے ہین
بہت بوجھ بار اپنے لدوا رہے ہین
بہت سے نہ چلنے سے پچتا رہے ہین
مگر اک تمھین ہو کہ سوتے ہو غافل
مبادا کہ غفلت مین کھوٹی ہو منزل

نہ بدخواہ سمجھو بس اب یاورون کو
دو الزام پیچھے نصیحت گرون کو
لُٹیرے نہ ٹھیراؤ تم رہبرون کو
ٹٹولو ذرا پہلے اپنے گھرون کو
کہ خالی ہین یا پُر ذخیرے تمھارے
بُرے ہین کہ اچھے وتیرے تمھارے

امیرون کی تم سُن چکے داستان سب
شریفون کی حالت ہی تم پر عیان سب
چلن ہو چکے عالمون کے بیان سب
بگڑنے کو تیار بیٹھے ہین یہان سب
یہ بوسیدہ گھر اب گرا کا گرا ہے
ستون مرکزِ ثقل سے ہٹ چکا ہے

یہ جو کچھ ہوا ایک شمہ ہے اُس کا
زمانہ نے اونچے سے جسکو گرایا
کہ جو وقت یارون پہ ہے آنیوالا
وہ آخر کو مٹی مین مل کر رہے گا
نہین گرچہ کچھ قوم مین حال باقی
ابھی اور ہونا ہے پامال باقی ہے

یہان ہر ترقی کی غایت یہی ہے
سدا سے زمانہ کی عادت یہی ہے
سرانجام ہر قوم و ملت یہی ہے
طلسم جہان کی حقیقت یہی ہے
بہت یہان ہوئے خشک چشمے اُبل کر
بہت باغ چھانٹے گئے پھول پھلکر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہان ہین وہ اہرام مصری کے بانی
گئے پیشدادی کدھر اور کیانی
کہان ہین وہ گُردانِ زابلستانی
مٹا کر رہی سب کو دُنیائے فانی

لگاؤ کہین کھوج کلدانیون کا
بتاؤ نشان کوئی ساسانیون کا

وہی ایک ہے جسکو دائم بقا ہے
سوا اُسکے انجام سب کا فنا ہے
جہان کی وراثت اُسی کو سزا ہے
نہ کوئی رہے گا نہ کوئی رہا ہے

مُسافر یہان ہین فقیر اور غنی سب
غلام اور آزاد ہین رفتنی سب

ضمیمہ

بس اے نا امیدی نہ یون دل بجھا تو
ذرا نا اُمیدون کی ڈھارس بندھا تو
جھلک اے اُمید اپنی آخر دکھا تو
فسردہ دلون کے دل آکر بڑھا تو

ترے دم سے مُردون مین جانین پڑی ہین
جلی کھیتیان تو نے سرسبز کی ہین

سفینہ سپرِ نوح طوفان مین تو تھی
زلیخا کی غمخوار ہجران مین تو تھی
سکون بخشِ یعقوب کنعان مین تو تھی
دلآرام یوسف کی زندان مین تو تھی

مصائب نے جب آنکر اُن کو گھیرا
سہارا وہان سب کو تھا ایک تیرا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہت ڈوبتون کو ترایا ہے تو نے
اُکھڑتے دلون کو جمایا ہے تو نے
بگڑتون کو اکسیر بنایا ہے تو نے
اُجڑتے گھرون کو بسایا ہے تو نے
بہت تو نے پستون کو بالا کیا ہے
اندھیرے مین اکثر اُجالا کیا ہے

تو ہی تجھ سے ہمت ہے پیر و جوان کی
تجھی پر ہے بنیاد نظم جہان کی
بندھی تجھ سے ڈھارس ہے خورد و کلان کی
نہو تو تو رونق نہ ہو اِس دکان کی
تگاپو ہے ہر مرحلے مین تجھی سے
روارو ہے ہر قافلے مین تجھی سے

کِسانون سے کلّر مین ہے تو بوُاتی
سکندر کو دارا پہ ہے تو چڑھاتی
جہازون کو گرداب مین ہے کھواتی
فریدون کو ضحاک سے ہے لڑاتی
چلے سب جدھر تو نے مائل عنان کی
نظر تیری سیٹی پہ ہے کاروان کی

نوازا بہت بے نواؤن کو تو نے
دیا دسترس نارساؤن کو تو نے
تونگر بنایا گداؤن کو تو نے
کیا بادشاہ ناخداؤن کو تو نے
سکندر کو شانِ کئی تو نے بخشی
کُلمبس کو دُنیا نئی تو نے بخشی

وہ رہرو نہین رکھتے جو کوئی سامان
نہ ساتھی کوئی جس سے منزل ہو آسان
خور و زاد سے جن کا خالی ہے دامان
نہ محرم کوئی جو سُنے دردِ پنہان
ترے بل پہ خوش ہین اس طرح جاتے
کہ جا کر خزانہ ہین اب کوئی پاتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زمین جوتنے کو جب اُٹھتا ہے جوتا
شب و روز محنت مین ہے جان کھوتا
سمین کا گمان تک نہین جب کہ ہوتا
مہینون نہین پاؤن پھیلا کے سوتا
اگر موج زن اُسکے دل مین نہ تو ہو
تو دُنیا مین غُل بھوک کا چار سو ہو

بنے اِس سے بھی گر سوا اپنے دم پر
پہاڑ اِک فزون اور ہو کوہِ غم پر
بلاؤن کا ہو سامنا ہر قدم پر
گزرنی ہو جو کچھ گزر جائے ہم پر
نہین فکر۔ تو دل بڑھاتی ہے جبتک
دماغون مین۔ تو تیری آتی ہے جبتک

یہ سچ ہے کہ حالت ہماری زبون ہے
جہالت وہی قوم کی رہنمون ہے
عزیزون کی غفلت وہی جون کی تون ہے
تعصب کی گردن پہ ملّت کا خون ہے
مگر اے اُمید اک سہارا ہے تیرا
کہ جلوہ یہ دُنیا مین سارا ہے تیرا

نہین قوم مین گرچہ کچھ جان باقی
نہ وہ جاہ و حشمت کے سامان باقی
نہ اُسمین وہ اسلام کی شان باقی
پر اِس حال مین بھی ہے اِک آن باقی
بگڑنے کا گو اونکے وقت آگیا ہے
مگر اِس بگڑنے مین بھی اِک ادا ہے

بہت ہین ابھی جن مین غیرت ہے باقی
فقیری مین بھی بوئے ثروت ہے باقی
دلیری نہین پر حمیّت ہے باقی
تہیدست ہین پر مروت ہے باقی
مٹے پر بھی پندار ہستی وہی ہے
مکان گرم ہے آگ گو بجھ گئی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سمجھتے ہین عزت کو دولت سے بہتر
فقیری کو دولت کی ثروت سے بہتر
گلیم قناعت کو ثروت سے بہتر
اُنھین موت ہے بار منت سے بہتر

سر اُن کا نہین در بدر جھکنے والا
وہ خود پست ہین پر نگاہین ہین بالا

مشابہ ہے قوم اُس مریض جوان سے
کیا ضعف نے جسکو مایوس جان سے
نہ بستر سے حرکت نہ جنبش مکان سے
اجل کے ہین آثار جس پر عیان سے

نظر آتے ہین سب مرض جسکے مزمن
نہین کوئی مہلک مرض اُس کو لیکن

بجا ہین حواس اُسکے اور ہوش قائم
طبیعت مین میل خور و نوش قائم
دماغ اور دل چشم اور گوش قائم
جوانی کا پندار اور جوش قائم

کرے کوئی اُسکی اگر غور کامل ؛
عجب کیا جو ہو جائے زندون مین شامل

عیان سب پہ احوال بیمار کا ہے
کہ تیل اُسمین جو کچھ تھا سب جل چکا ہے
موافق دوا ہے نہ کوئی غذا ہے
ہزال بدن ہے زوال قوٰے ہے

مگر ہے ابھی یہ دیا ٹمٹماتا ؛
بجھا جو کہ ہے یہان نظر سب کو آتا

یہ سچ ہے کہ ہے قوم مین قحط انسان
نہین قوم کے پر سب افراد یکسان
سفال و خزف کے ہین انبار گر یہان
جواہر کے ٹکڑے بھی ہین اُن مین پنہان

چھپے سنگریزون مین گوہر بھی ہین کچھ
ملے ریت مین ریزۂ زر بھی ہین کچھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو بے غم ہین ان ہین تو غمخوار بھی ہین
انھین غافلون مین خبردار بھی ہین
جو بے مہر ہین کچھ تو کچھ یار بھی ہین
خرابات مین چند ہشیار بھی ہین
جماعت سے اپنی نرالے بھی ہین یہان
نکمون مین کچھ کام والے بھی ہین یہان

جو چاہین پلٹ دین یہی سب کی کایا
اکیلون نے ہے قافلون کو بچایا
کہ ایک اِک نے ملکون کو ہے یہان جگایا
جہازون کو ہے زور قون نے ترایا
یونہین کام دُنیا کا چلتا رہا ہے
دیے سے دیا یونہین جلتا رہا ہے

یہ سچ ہے کہ ہین بیشتر ہم مین نادان
جہان مین ہین جو اُنکی عزت کے خواہان
نہین جن کے دردِ تعصب کا درمان
انھین سے وہ رہتے ہین دست و گریبان
یہ ایسے بھی کچھ ہوتے جاتے ہین پیدا
کہ جو خیرخواہ ہون یہ ہین اپنے شیدا

کوئی خیرخواہی مین ہے ہمسر اُن کا
کوئی ہے زبان سے ستائش گر اُنکا
کوئی دست و بازو سے ہے یاور اُنکا
بہت رکھتے ہین نقشِ حُب دل پر اُنکا
بہت اُنکے گُن سنتے ہین چپکے چپکے
بہت سنکے سر دُھنتے ہین چپکے چپکے

بہت دن سے دریا کا پانی کھڑا تھا
تغیّر سے یہ حال اُس کا ہوا تھا
تموّج کا جس مین نہ ہرگز پتا تھا
کہ مکروہ تھی بُو تو کڑوا مزا تھا
ہوئی تھی یہ پانی سے زائل روانی
کہ مشکل سے کہہ سکتے تھے اُسکو پانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پر اب اُسمین رَو کچھ کچھ آنے لگی ہے
ہوا بُلبُلے کچھ اُٹھانے لگی ہے
کناروں کو اُسکے ہلانے لگی ہے
عفونت وہ پانی سے جانے لگی ہے

اگر ہو نہ یہ انقلاب اتفاقی
تو دریا مین بس اک تموّج ہے باقی

حوادث نے اُنکو ڈرایا ہے کچھ کچھ
ضرورت نے رستہ دکھایا ہے کچھ کچھ
مصائب نے نیچا دکھایا ہے کچھ کچھ
زمانہ کے غل نے جگایا ہے کچھ کچھ

ذرا دست و بازو ہلانے لگے ہین
وہ سوتے مین کچھ کلبلانے لگے ہین

رہِ راست پر ہین وہ کچھ آتے جاتے
تفاخر سے ہین اپنے پچتاتے جاتے
تعلّی سے ہین اپنی شرماتے جاتے
سُراغ اپنا کچھ کچھ ہین وہ پاتے جاتے

بزرگی کے دعووں سے پھرنے لگے ہین
وہ خود اپنی نظروں سے گرنے لگے ہین

نہین گھاٹ پر گو ترقی کے آتے
نئی روشنی سے ہین آنکھین چُراتے
نئی بات سے ناک بھون ہین چڑھاتے
مگر ساتھ ہی یہ بھی ہین کہتے جاتے

کہ دُنیا نہین گرچہ رہنے کے قابل
پر اِس طرح دُنیا مین رہنا ہے مشکل

تنزّل پہ وہ ہاتھ ملنے لگے ہین
دُھوئین کچھ دلوں سے نکلنے لگے ہین
کچھ اِس سوز سے جی پگھلنے لگے ہین
کچھ آرے سے سینوں پہ چلنے لگے ہین

وہ غفلت کی راتین گزرنے کو ہین اب
نشے جو چڑھے تھے اُترنے کو ہین اب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہین گرچہ کچھ دردِ اسلام اُن کو — نہ بہبودیٔ قوم سے کام اُن کو
نہ کچھ فکرِ آغاز و انجام اون کو — برابر ہے ہو صبح یا شام اُن کو
مگر قوم کی سُن کے کوئی مصیبت
اُنھین کچھ نہ کچھ آہی جاتی ہے رقت

خصوصت سے ہین اپنی گو خوار یہان سب — نزاعوں سے باہم کے ہین ناتوان سب
خود آپس کی چوٹون سے ہین خستہ جان سب — یہ ہین متفق اسپہ پیر و جوان سب
کہ نااتفاقی نے کھویا ہے ہم کو
اسی جزر و مد نے ڈبویا ہے ہمکو

یہ مانا کہ کم ہم مین ہین ایسے دانا — جنھون نے حقیقت کو ہے اپنی چھانا
تنزّل کو ہے ٹھیک اپنے جانا — کہ ہم ہین کہان اور کہان ہے زمانا
یہ اتنا زبانون پہ ہے سب کی جاری
کہ حالت بُری آج کل ہے ہماری

فرائض مین گو دین کے سب ہین قاصر — نہ مشغولِ باطن نہ پابندِ ظاہر
مساجد سے غائب ملاہی مین حاضر — مگر ایسے فاسق ہین اُن مین نہ فاجر
کہ مذہب پہ حملے ہین جو ہر طرف سے
وہ دیکھہ اُن کو ہٹ جائین راہ سلف سے

خود اپنی ہے گو قدر و قیمت گنوائی — یہ بھولے نہین ہین بڑون کی برائی
جو آپ اُنکی خوبی نہین کوئی پائی — تو ہین خوبیون پر اُنہین کی فدائی
شرف گو کہ باقی نہین اُن مین اب کچھ
مگر خواب مین دیکھہ لیتے ہین سب کچھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ذرا پھر کے پیچھے وہ جب دیکھتے ہین
بزرگون کا علم و ادب دیکھتے ہین
وہ اپنا حسب اور نسب دیکھتے ہین
سرافرازی جدّ و اب دیکھتے ہین
تو ہین فخر سے وہ کبھی سر اُٹھاتے
کبھی ہین ندامت سے گردن جُھکاتے

اگر کچھ بھی باقی ہو یارون مین ہمت
شگونِ سعادت ہے اور فالِ دولت
تو اُن کا یہی افتخار اور ندامت
کہ آتی ہے کچھ اِس سے بوے حمیت
وہ کھو بیٹھے آخر کمائی بڑون کی
بُھلا دی جنھون نے بڑائی بڑون کی

اسیری مین جو گرم فریاد ہین یہان
قفس سے وہی ہوتے آزاد ہین یہان
وہی آشیان کرتے آباد ہین یہان
چمن کے جنھین پیچھے یاد ہین یہان
وہ شاید قفس ہی مین عمرین گنوائین
گئین بھول صحرا کی جن کو فضائین

بلندی مین ہون یا کہ پستی مین ہون ہم
مُحقّر زمانہ مین ہون یا مکرّم
قوی ہون کہ کمزور افزون ہون یا کم
موخّر ہون اِس بزم مین یا مقدم
عبا مین ہون پوشیدہ یا شال مین ہون
کسی رنگ مین ہون کسی حال مین ہون

اگر باخبر ہین حقیقت سے اپنی
بلندی و پستی کی نسبت سے اپنی
تلف کی ہوئی اگلی عظمت ہے اپنی
گزشتہ اور آیندہ حالت سے اپنی
تو سمجھو کہ ہے پار کھیوا ہمارا
نہین دور منجدھار سے کچھ کنارا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الپ ارسلان سے یہ طغرل نے پوچھا
نشان اُنکی اقبال مندی کے ہین کیا

کہ تو مین ہین دنیا مین جو جلوہ فرما
کب اقبال مند اُنکو کہنا ہے زیبا

کہا ملک و دولت ہو ہاتھ اُنکے جبتک
جہان ہو کمربستہ ساتھ اُنکے جبتک

جہان جائین وہ سرخرو ہو کے آئین
نہ بگڑین کبھی کام جو وہ بنائین

ظفر ہمعنان ہو جدھر باگ اُٹھائین
نہ اُکھڑین قدم جس جگہ وہ جمائین

کرین مس کو گر مس تو وہ کیمیا ہو
اگر خاک مین ہاتھ ڈالین طلا ہو"

ولیعہد کی جب کہ باتین سُنین یہ
کہا جانِ عم گپ ہے گو دلنشین یہ

ہنسا سُن کے فرزانۂ دوربین یہ
مگر شرطِ اقبال ہرگز نہین یہ

حوادث سہے بن گزارا نہین یہان
بلندی و پستی سے چارا نہین یہان

بہم ہے کبھی گاہ برہم ہے محفل
زمانہ کی گردش سے بچنا ہے مشکل

کٹھن ہے کبھی گاہ آسان ہے منزل
نہ محفوظ ہین اِس سے مدبر نہ مقبل

بہت یکہ تازون کو یہان گھرتے دیکھا
سدا شہسوارون کو یہان گرتے دیکھا

جہان سود ہے یہان وہین ہے زیان بھی
سقر بھی ہے یہ خاکدان اور جنان بھی

جہان روشنی ہی وہین ہے دھُوان بھی
بہارین بھی ہین اِس چمن مین خزان بھی

نکھرتے ہین جو یہان وہ گدلاتے بھی ہین
چمکتے ہین جو یہان وہ گہناتے بھی ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ضعیف اور قوی ارمنی اور عراقی
یہ اقبال کی ہے رمق جن مین باقی
چکھاتا ہے دُردِ قدح سب کو ساقی
یہ سب تلخیان اُن کی ہین اتفاقی
بلاؤن مین گھر کر نکلجاتے ہین وہ
ذرا ڈگمگا کر سنبھل جاتے ہین وہ

نہین ہوتے نیرنگ گردون سے حیران
اُٹھاتے نہین کچھ حوادث سے نقصان
ہر اک درد کا ڈھونڈ لیتے ہین درمان
وہ چونک اُٹھتے ہین دیکھ خواب پریشان
بھڑکتے ہین افسردہ ہو کر سوا وہ
پھبکتے ہین پژمردہ ہو کر سوا وہ

پگھلتے ہین سانچے مین ڈھلنے کی خاطر
ٹھہرتے ہین دم لیکے چلنے کی خاطر
لگاتے ہین غوطہ اُچھلنے کی خاطر
وہ کھاتے ہین ٹھوکر سنبھلنے کی خاطر
سبب کو مرض سے سمجھتے ہین پہلے
اُلجھتے ہین پیچھے سُلجھتے ہین پہلے

ضرورت نہین یہ کہ فرمان روا ہون
سپاہی ہون تاجر ہون یا ناخدا ہون
رعیت ہون وہ خواہ کشورکشا ہون
وہ کچھ ہون یہ اپنے سے واقف ذرا ہون
کہ ہم کیا ہین اور کون ہین اور کہان ہین
گھٹے یا بڑھے ہین سُبک یا گران ہین

جب آئے اُنھین ہوش کچھ وقت کھو کر
کرین کوششین سب بہم ایک ہو کر
رہین بیٹھ قسمت کو اپنی نہ رو کر
رہین داغ ذلّت کا دامن سے دھو کر
نہو تاب پرواز گر آسمان تک
تو وہان تک اُڑین ہو رسائی جہان تک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پڑا ہے وہی وقت اب ہم پہ آکر — کہ اُٹھتے ہیں سوتے بہت دن چڑھا کر
سواروں نے کی راہ طے باگ اُٹھا کر — گئے قافلے ٹھیر منزل پہ جا کر
گرانتان و خیزان سدھارے بھی اب ہم
تو پہنچے بھلا جا کے منزل پہ کب ہم

مگر بیٹھ رہنے سے چلنا ہے بہتر — کہ ہے اہلِ ہمت کا اللہ یاور
جو ٹھنڈک میں چلنا نہ آیا میسر — تو پہنچیں گے ہم دھوپ کھا کھا کے گر کر
یہ تکلیف و راحت ہے سب اتفاقی
چلو اب بھی ہے وقت چلنے کا باقی

ہوا کچھ وہی جس نے یہاں کچھ کیا ہے — لیا جس نے پھل بیج بو کر لیا ہے
کرو کچھ کہ کرنا ہی کچھ کیمیا ہے — مَثل ہے کہ کرتے کی سب بدّیا ہے
یونہیں وقت سو سو کے ہیں جو گنواتے
وہ خرگوش کچھوؤں سے ہیں زک اُٹھاتے

یہ برکت ہے دنیا میں محنت کی ساری — جہاں دیکھئے فیض اسی کا ہے جاری
یہی ہے کلیدِ درِ قفلِ باری — اِسی پر ہے موقوف عزت تمھاری
اِسی سے ہے قوموں کی یہاں آبرو سب
اِسی پر ہیں مغرور ہیں اور تو سب

گلستاں میں جوبن گل و یاسمن کا — سماں زلف سنبل کی تاب و شکن کا
قدِ دلربا سرو اور ناروں کا — رُخ جاں فزا لالہ و نسترن کا
غریبوں کی محنت کی ہے رنگ و بو سب
کمیروں کے خون سے ہیں یہ تازہ رو سب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہلاتے نہ اگلے اگر دست بازو
نہ اخلاق کی وضع ہوتی ترازو
جہان عطر حکمت سے ہوتا نہ خوشبو
نہ حق پھیلتا ربع مسکون مین ہر سو
حقائق یہ سب غیر معلوم رہتے
خدائی کے اسرار مکتوم رہتے

ستارہ شریعت کا تابان نہوتا
جدا کفر سے نورِ ایمان نہوتا
اثر علم دین کا نمایان نہوتا
مساجد مین یون وردِ قرآن نہوتا
خدا کی ثنا معبدون مین نہوتی
اذان جا بجا مسجدون مین نہوتی

نہین ملتی کوشش سے دُنیا ہی تنہا
جنھین ہو نہ دنیاے فانی کی پروا
کہ ارکانِ دین بھی اسی پر ہین برپا
کرین آخرت کا ہی وہ کاشش سودا
نہین ملتے دُنیا کی خاطر اگر تم
تو لو دین حق کی ہی اٹھکر خبر تم

ہی نوع مین دو طرح کے ہین انسان
کچھ اُن مین ہین راحت طلب اور تن آسان
تفاوت ہے حالت مین جن کی نمایان
بدن کے نگہبان بستر کے دربان
نہ محنت پہ مائل نہ قدرت کے قائل
سمجھتے ہین تنکے کو رستے مین حائل

اگر ہین تونگر تو بیکار ہین سب
تعیّش کے ہاتھون سے لاچار ہین سب
اپاہج ہین روگی ہین بیمار ہین سب
تن آسانیون مین گرفتار ہین سب
برابر ہے یہان اُن کا ہونا نہ ہونا
نہ کچھ جاگنا اُن کا بہتر نہ سونا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر ہین تہیدست اور بے نوا وہ
نصیبون کا کرتے ہین اکثر گلا وہ
تو محنت سے ہین جی چُراتے سدا وہ
ہلاتے نہین کچھ مگر دست و پا وہ

اگر بھیک ملجائے قسمت سے اُن کو
تو سو بار بہتر ہے محنت سے اُن کو

نہ جو بے نوا ہین نہ ہین کچھ تونگر
کہ کھانے کو ملتا ہے پیٹ بھر کر
وہ ہین ڈھور کی طرح قانع اسی پر
نہین بڑھتے بس اس سے آگے قدم بھر

ہوئے زیورِ آدمیت سے عاری
معطل ہوئین قوتین اُن کی ساری

نہ ہمت کہ محنت کی سختی اُٹھائین
نہ غیرت کہ ذلت سے پہلو بچائین
نہ جرأت کہ خطروں کے میدان مین آئین
نہ عبرت کہ دُنیا کی سمجھین ادائین

نہ کل فکر تھا یہ کہ ہین اسکے پھل کیا
نہ ہے آج پروا کہ ہونا ہے کل کیا

نہین کرتے کھیتی مین وہ جانفشانی
پہ جب یاس کرتی ہے دل پر گرانی
نہ ہل جوتتے ہین نہ دیتے ہین پانی
تو کہتے ہین حق کی ہے نامہربانی

نہین لیتے کچھ کام تدبیر سے وہ
سدا لڑتے رہتے ہین تقدیر سے وہ

کبھی کہتے ہین ہیچ ہین سب یہ سامان
دھرے سب یہ رہجائینگے کاخ و ایوان
کہ خود زندگی ہے کوئی دن کی مہمان
نہ باقی رہے گی حکومت نہ فرمان

ترقی اگر ہم نے کی بھی تو پھر کیا
یہ بازی اگر جیت لی بھی تو پھر کیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ سرگرم کوشش مین جو روز و شب ہین
ترقی کے میدان مین سبقت طلب ہین
اُٹھاتے سدا بارِ رنج و تعب ہین
نمائش پہ دُنیا کے بھُولے یہ سب ہین
نہین انکو کچھ اپنی محنت سے لہنا
بتاتے ہین وہ گھر نہین جس مین رہنا"

کبھی کرتے ہین عقل انسان پہ نفرین
وہ تدبیرین اس طرح کرتی ہے تلقین
کہ "باوصف کوتاہ بینی ہے خودبین
کہ گویا کھُلا اُسپہ ہے سرِ تکوین
مگر سب خیالات ہین خام اُس کے
ادھورے ہین جتنے ہین یہان کام اُسکے

نہ اسبابِ راحت کی اُسکو خبر کچھ
نہ عزت نہ ذلت کی اُس کو خبر کچھ
نہ آثارِ دولت کی اُس کو خبر کچھ
نہ کلفت نہ راحت کی اُس کو خبر کچھ
نہ آگاہ اِس سے کہ ہستی ہے شے کا
نہ واقف کہ مقصودِ ہستی سے ہے کیا"

کبھی کہتے ہین "زہر ہے مال و دولت
اسی سے گناہون کی ہوتی ہے رغبت
اُٹھاتے ہین جس کے لئے رنج و محنت
اِسی سے دماغون مین آتی ہے نخوت
یہی حق سے کرتی ہے بندونکو غافل
ہوئے ہین عذاب اِس سے قومون پہ نازل

کبھی کہتے ہین "سعی و کوشش سے حاصل؟
نہین ہوتی کوشش سے تقدیر زائل
کہ مقسوم بن کوششین سب ہین باطل
برابر ہین یہان محنتی اور کاہل
ہلانے سے روزی کی گر ڈور ہلتی
تو روٹی نکمون کو ہرگز نہ ملتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نکمّوں کے ہیں سب یہ دلکش ترانے
اِسی طرح کے کرکے حیلے بہانے
سُلانے کو قسمت کے رنگین فسانے
نہیں چاہتے دست بازو ہلانے
وہ بھولے ہوئے ہیں یہ عادت خدا کی
کہ حرکت میں ہوتی ہے برکت خدا کی

سُنی تم نے یہ جس جماعت کی حالت
بگڑتی ہیں قومیں اسی کی بدولت
تنزل کی بنیاد ہے یہ جماعت
ہُوا اسکی سے ہے مفسدِ ملک وملّت
کیا صور و صیدا کو برباد اسی نے
بگاڑا دمشق اور بغداد اسی نے

جہاں ہے زمیں پر نحوست ہے انکی
مصیبت کا پیغام کثرت ہے اِنکی
جدھر ہے زمانہ میں نکبت ہے اِنکی
تباہی کا لشکر جماعت ہے انکی
وجود انکا اصل البلیّات ہے یہاں
خدا کا غضب انکی بہتات ہے یہاں

سب ایسے تن آسان و بیکار و کاہل
نہیں انسے کچھ نوعِ انسان کو حاصل
تمدّن کے حق میں ہیں زہر ہلاہل
نہیں اِنکی صحبت کہ ہے سمّ قاتل
یہ جب پھیلتے ہیں سمٹتی ہے دولت
یہ جوں جوں کہ بڑھتے ہیں گھٹتی ہے دولت

جہاں بڑھ گئی اِن کی تعداد حد سے
رہا اُس کو بہرہ نہ حق کی مدد سے
ہوئی قوم محسوب سب دام و دد سے
وہ اب بچ نہیں سکتی نکبت کی زد سے
بچو ایسے شوموں کی پرچھائیوں سے
ڈرو ایسے چُپ چاپ یغمائیوں سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مگر اک فریق اور ان کے سوا ہے
سب اس بزم مین جن کا نور وضیا ہے
شرف جن سے نوع بشر کو ملا ہے
سب اس باغ کی جن سے نشو و نما ہے
ہوئے جو کہ پیدا ہین محنت کی خاطر
بنے ہین زمانہ کی خدمت کی خاطر

نہ راحت طلب ہین نہ مہلت طلب وہ
نہین لیتے دم ایک دم بے سبب وہ
لگے رہتے ہین کام مین روز و شب وہ
بہت جاگ لیتے ہین سوتے ہین تب وہ
وہ تھکتے ہین اور چین پاتی ہے دُنیا
کماتے ہین وہ اور کھاتی ہے دُنیا

جو چُنین گر نہ وہ ہون کھنڈر کاخ و ایوان
جو بوئین نہ وہ تو ہون جاندار بے جان
بُنین گر نہ وہ شاہ و کشور ہو عریان
جو چھائین نہ وہ تو ہون جنگل گلستان
یہ چلتی ہے گاڑی اُنھین کے سہارے
جو وہ کل سے بیٹھین تو بے کل ہون سارے

کھپاتے ہین کوشش مین تاب و توان کو
سمجھتے نہین اسمین جان اپنی جان کو
گھلاتے ہین محنت مین جسم و روان کو
وہ مر مر کے رکھتے ہین زندہ جہان کو
بس اس طرح جینا عبادت ہے اُن کی
اور اس دُھن مین مرنا شہادت ہے اُنکی

مشقت مین عمر اُنکی کٹتی ہے ساری
سدا بھاگ دوڑ اُنکی رہتی ہے جاری
نہین آتی آرام کی اُن کے باری
نہ آندھی مین عاجز نہ مینہ مین ہین عاری
نہ لُو جیٹھ کی دم تڑاتی ہے اُن کا
نہ بھر ماہ کی جی چھڑاتی ہے اُن کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ احباب کی تیغ احسان سے گھائل
نہ دُکھ درد مین سوے آرام مائل

نہ بیٹے سے طالب نہ بھائی سے سائل
نہ دریا و کوہ اُن کے رستے مین حائل

سُنے ہون کبھی رستم و سام جیسے
غیور اب بھی لاکھون ہین گمنام ویسے

کسی کو یہ دُھن ہے کہ جو کچھ کمائین
کسی کو یہ کد ہے کہ جھیلین بلائین

کھلائین کچھ اورونکو کچھ آپ کھائین
پہ احسان کسی کا نہ ہرگز اُٹھائین

کوئی محو ہے فکرِ فرزند و زن مین
کوئی چور ہے حُبِّ اہلِ وطن مین

جو مصروف ہے کشتکاری مین کوئی
عزیزون کی ہے غمگساری مین کوئی

تو مشغول دوکانداری مین کوئی
ضعیفون کی خدمتگذاری مین کوئی

یہ ہے اپنی راحت کے سامان کرتا
وہ کُنبے پہ ہے جان قربان کرتا

کوئی اس تگ و دو مین رہتا ہے ہر دم
رہین جیتے جی تاکہ خود شاد و خُرم

کہ دولت جہانتک ہو کیجے فراہم
مرین جب تو دل پر نہ لیجائین یہ غم

کہ بعد اپنے کھائین گے فرزند و زن کیا
لباس اُنکا اور اپنا ہوگا کفن کیا

بہت دل مین اپنے یہ رکھتے ہین ارمان
وہ ہون تاکہ جب چشمِ عالم سے پنہان

کہ کرجائین یہان کوئی کارِ نمایان
تو ذکرِ جمیل اُن کا باقی رہے یہان

یہی طالبِ شہرت و نام لاکھون
بناتے ہین جمہور کے کام لاکھون

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہت مخلص اور پاک بندے خدا کے — نشان جن سے قائم ہین صدق و صفا کے
نہ شہرت کے خواہان نہ طالب ثنا کے — نمائش سے بیزار دشمن ریا کے

ریاضت سب اُنکی خدا کے لئے ہے
مشقت سب کی رضا کے لئے ہے

کوئی اُن مین ہے حق کی طاعت پہ مفتون — کوئی نام حق کی اشاعت پہ مفتون
کوئی زہد صبر و قناعت پہ مفتون — کوئی پند و وعظ جماعت پہ مفتون

کوئی موج سے آپ کو ہے بچاتا
کوئی ناؤ ہے ڈوبتون کی تراتا

بہت نوع انسان کے غمخوار و یاور — ہوا خواہِ ملت بہ اندیش کشور
شدائد کے دریاے خون مین شناور — جہان کی پر آشوب کشتی کے لنگر

ہر اک قوم کی ہست و بود اُنسے ہی یہان
سب اِس انجمن کی نمود اُنسے ہی یہان

کسی پر ہو سختی صعوبت ہے اِن پر — کسی پر ہو غم رنج و کلفت ہے اِن پر
کہین ہو فلاکت مصیبت ہے اِن پر — کہین آئے آفت قیامت ہے اِن پر

کسی پر چلین تیر آماج یہ ہین
لٹے کوئی رہ گیر تاراج یہ ہین

یہ ہین حشر تک بات پر اڑنے والے — یہ پیمان کو میخون سے ہین جڑنیوالے
یہ فوج حوادث سے لڑنے والے — یہ غیرون کی ہین آگ مین پڑنیوالے

اُمنڈتا ہے رکنے سے اور ان کا دریا
جنون سے زیادہ ہے کچھ ان کا سودا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جماتے ہین جب پانو ہٹتے نہین یہ
گئے پھیل جب بکھرے سمٹتے نہین یہ

بڑھا کر قدم پھر پلٹتے نہین یہ
جہان بڑھ گئے بڑھ کے گھٹتے نہین یہ

مُہم بن کئے سر نہین بیٹھتے یہ
جب اُٹھتے ہین اُٹھکر نہین بیٹھتے یہ

خدا نے عطا کی ہے جو ان کو قوّت
نہین پھیرتی اُنکا منہ کوئی زحمت

سمائی ہے دلمین بہت اُسکی عظمت
نہین کرتی زیر اُن کو کوئی صعوبت

بھروسے پہ اپنے دل ودست و پا کے
سمجھتے ہین ساتھ اپنے لشکر خدا کے

نہین مرحلہ کوئی دشوار اُن کو
گلستان ہے صحرائے پُرخار اُن کو

ہر اک راہ ملتی ہے ہموار اُن کو
برابر ہے میدان و کہسار اُن کو

نہین حائل اُنکے کوئی رہگذر مین
سمندر ہے پایاب اُنکی نظر مین

اِسی طرح یہان اہل ہمت ہین جتنے
جہان کی ہے سب دھوم دھام اُنکے دم سے

کمر بستہ ہین کام پر اپنے اپنے
فقیر اور غنی سب طُفیلی ہین اُنکے

بغیر اِنکے بے ساز و سامان تھی مجلس
نہوتے اگر یہ تو ویران تھی مجلس

زمین سب خدا کی ہے گلزار اِنھین سے
ملے ہین سعادت کے آثار اِنھین سے

زمانے کا ہے گرم بازار اِنھین سے
کھُلے ہین خدائی کے اسرار اِنھین سے

اِنھین پر ہے کچھ فخر ہے گر کسی کو
اِنھین سے ہے کرہ شرف آدمی کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انہین سے ہے آباد ہر ملک و دولت
انہین پر ہے موقوف قومونکی عزّت
انہین سے ہے سرسبز ہر قوم و ملّت
انہین کی ہے سب ربع مسکون برکت
دم انکا ہے دُنیا مین رحمت خدا کی
انہین کو ہے پھبتی خلافت خدا کی

انہین کا اُجالا ہے ہر رہ گذر مین
انہین کا ظہورا ہے سب خشک و تر مین
انہین کی ہے یہ روشنی دشت و در مین
انہین کے کرشمے ہین سب بحر و بر مین
انہین سے یہ رتبہ تھا آدم نے پایا
کہ سر اُس سے روحانیون نے جھکایا

ہر اک ملک مین خیر و برکت ہے ان سے
نجابت ہے ان سے شرافت ہے ان سے
ہر اک قوم کی شان و شوکت ہے ان سے
شرف انسے فخر انسے عزت ہے ان سے
جفاکش بنو گر ہو عزت کے خواہان
کہ عزت کا ہے بھید ذلّت مین پنہان

مشقت کی ذلّت جنھون نے اُٹھائی
کسی نے بغیر اس کے ہرگز نہ پائی
جہان مین ملی اُن کو آخر بڑائی
فضیلت نہ عزّت نہ فرمان روائی
نہال اس گلستان مین جتنے بڑھے ہین
ہمیشہ وہ نیچے سے اوپر چڑھے ہین

حکومت ملی اُن کو صفّار تھے جو
وہ قطب زمان ٹھیرے عطّار تھے جو
امامت کو پہنچے وہ قصّار تھے جو
بنے مرجع خلق نجّار تھے جو
اولو الفضل یہان اُٹھے سراج کتنے
ابو الوقت ہو گزرے حلّاج کتنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ بُو نصر تھا نوع مین ہم سے بالا
طبیعت کو بچپن سے محنت مین ڈالا
نہ تھا بو علی کچھ جہان سے نرالا
ہوئے اس لئے صاحبِ قدر والا

اگر فکرِ کسبِ ہنر تم کو بھی ہو
تمھین پھر ابو نصر اور بُو علی ہو

بڑا ظلم اپنے پہ تم نے کیا ہے
ترقی کی منزل کا جو رہنما ہے
کہ عزت کی یہان جس ستون پر بنا ہے
تنزل کی کشتی کا جو ناخدا ہے

قوی پشت تھین جس سے پشتین تمھاری
ہوئی دست بردار قوم اُس سے ساری

ہنر ہے نہ تم مین فضیلت ہے باقی
نہ منطق ہے باقی نہ ہیئت ہے باقی
نہ علم و ادب ہے نہ حکمت ہے باقی
اگر ہے تو کچھ قابلیت ہے باقی

اندھیرا نہ چھا جائے اِس گھر مین دیکھو
پھر اُکسا دو اس ٹمٹماتے دئے کو

بہت ہم مین اور تم مین جوہر ہین مخفی
اگر جیتے جی کچھ نہ ان کی خبر لی
خبر کچھ نہ ہم کو نہ تم کو ہے جن کی
تو ہو جائین گے ملکے مٹی مین مٹی

یہ جوہر ہین ہم مین امانت خدا کی
مبادا تلف ہو ودیعت خدا کی

یہی نوجوان پھرتے آزاد جو ہین
شریفون کی کہلاتے اولاد جو ہین
کمینون کی صحبت مین برباد جو ہین
مگر ننگ آبا و اجداد جو ہین

اگر نقدِ فرصت نہ یون مفت کھوتے
یہی فخرِ آبا و اجداد ہوتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہی جو کہ پھرتے ہین بے علم و جاہل
بہت اِن مین ہین جن کے جوہر ہین قابل
رذائل مین پنہان ہین اِنکے فضائل
انھین ناقصون مین ہین پوشیدہ کامل
نہوتے اگر مائلِ لہو و بازی
ہزارون انھین مین تھے طوسی و رازی

یہی قوم ہے جس مین قحط آدمی کا
جہان شور ہے ہر طرف ناکسی کا
نہین جہل مین جسکے حصہ کسی کا
کبھی علم و فن پر تھا قبضہ اِسی کا
وہ تھین برکتین سعی و کوشش کی ساری
وہی خون ہے ورنہ رگون مین ہماری

حکومت سے مایوس تم ہو چکے ہو
زر و مال سے ہاتھ تم دھو چکے ہو
دلیری کو ڈھک ڈھک کے مُنہ رو چکے ہو
بزرگی بزرگون کی سب کھو چکے ہو
مدار اب فقط علم پر ہے شرف کا
کہ باقی ہے ترکہ یہی اِک سلف کا

ہمیشہ سے جو کہتے آئے ہین سب یہان
کہ ہے علم سرمایۂ فخر انسان
عرب اور عجم ہند اور مصر و یونان
رہا اتفاق اِسپہ قومون کا یکسان
یہ دعویٰ تھا اِک جسپہ حجت نہ تھی کچھ
کھُلی اُسپہ ابتک شہادت نہ تھی کچھ

جواہر تھا اِک سب کی نظرون مین بھاری
پرکھنے کی جس کے نہ آئی تھی باری
فضائل تھے سب علم کے اعتباری
نہ تھین طاقتین اُس کی معلوم ساری
پہ اب بحر و بر دے رہے ہین گواہی
کہ تھا علم مین زورِ دستِ الٰہی

CC-0. In Public Domain: Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیا کوہسارون کو مسمار اس نے
زمینون کو منوایا دوّار اس نے

بنایا سمندر کو بازار اس نے
ثوابت کو ٹھیرایا سیّار اس نے

لیا بھاپ سے کام لشکر کشی کا
دیا پتلیون کو سکت آدمی کا

یہ پتھر کا ایندھن ہے جلوانے والا
صداؤن کو سانچے مین ڈھلوانے والا

جہازون کو خشکی مین چلوانے والا
زمین کے خزانے اُگلوانے والا

یہی برق کو نامہ بر ہے بناتا
یہی آدمی کو ہے بے پر اُڑاتا

تمدن کے ایوان کا معمار ہے یہ
کہین دستکارون کا اوزار ہے یہ

ترقی کے لشکر کا سالار ہے یہ
کہین جنگجویون کا ہتیار ہے یہ

دکھایا ہے نیچا دلیرون کو اس نے
بنایا ہے روباہ شیرون کو اس نے

اسی کی ہے اب چار سو حکمرانی
ہوئے رام دیوانِ مازندرانی

کیئے اِس نے زیر ارمنی اور یمانی
گئے زابلی بھول سب پہلوانی

ہوا اسکی طاقت سے تسخیر عالم
پڑے سامنے اِسکے جر کس نہ دیلم

یہ لاکھون پہ ہے سیکڑون کو چڑھاتا
جہازون سے ہے زورقون کو بھڑاتا

سوارون کو پیادون سے ہی زک دلاتا
حصارون کو ہے چٹکیون مین اُڑاتا

ہوا کوئی حربون سے اسکے نہ سربر
نہ ٹھیری زرہ اِس کے آگے نہ بکتر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جنہون نے بنایا اُسے اپنا یاور
یہ قول آجکل صادق آتا ہے اُن پر
ہر اک راہ مین اُس کو ٹھیرایا رہبر
کہ اِک نوع ہے نوعِ انسان سے برتر
الگ سب سے کام اُنکے اور طور ہین کچھ
اگر سب ہین انسان تو وہ اور ہین کچھ

بہت اُنکو معجز نما جانتے ہین
یہ جو ٹھیک ٹھیک اُن کو پہچانتے ہین
بہت دیوتا اُن کو گردانتے ہین
وہ اتنا مقرر اُنھین مانتے ہین
کہ دُنیا نے جو کی تھی ابتک کمائی
وہ سب جزو وکل اُنکے حصہ مین آئی

کیا علم نے اُن کو ہر فن مین یکتا
ہر اِک چیز اُن کی ہر اِک کام اُن کا
نہ ہمسر رہا کوئی اُنکا نہ ہمتا
سمجھ بوجھ سے ہے زمانہ کی بالا
صنائع کو سب اُنکی تکتے ہین ایسے
عجائب مین قدرت کے حیران ہون جیسے

دئے علم نے کھول اُن پر خزانے
دکھائے اُنھین غیب کے مال خانے
چھپے اور ظاہر نئے اور پُرانے
دکھائے فتوحات کے سب ٹھکانے
ہوا جیسے چھائی ہے سب بحر و بر پر
وہ یون چھا گئے خاور اور باختر پر

یہ سچ ہے کہ ہے اصل تعلیم دولت
ہوئی سلطنت جس کی دُنیا سے رخصت
رہی ہے سدا پشتِ حکمت حکومت
نہ علم اُن مین باقی رہا اور نہ حکمت
نہ یونان محکوم ہو کر رہا کچھ
نہ ایران تاج اپنا کھو کر رہا کچھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ اک خارکش صبر وہمت مین کامل
کہ جن سختیون کا اُٹھانا ہے مشکل
یہ کہتا تھا محنت سے گھٹتا تھا جب دل
وہی ہین کچھ اے دل اُٹھانیکے قابل

حلال آدمی کو ہے کھانا نہ پینا
نہو ایک جبتک لہو اور پسینا

نہین سہل گر صید کا ہاتھ آنا
نہ بیٹھو جو ہے بوجھ بھاری اُٹھانا
تو لازم ہے گھوڑون کو سرپٹ بھگانا
ذرا تیز ہانکو جو ہے دور جانا

زمانا اگر ہم سے زور آزما ہے
تو وقت اے عزیزو یہی زور کا ہے

کرو یاد اپنے بزرگونکی حالت
اُٹھاتے تھے برسون سفر کی مشقت
شدائد مین جو ہارتے تھے نہ ہمت
غریبی مین کرتے تھے کسبِ فضیلت

جہان کھوج پاتے تھے علم وہنر کا
نکل گھر سے لیتے تھے رستہ اُدھر کا

عراقین وشامات وخوارزم وتوران
وہین پے سپر کرکے کوہ بیابان
جہان جنس تعلیم سنتے تھے ارزان
پہنچتے تھے طلّاب اُفتان وخیزان

جہانتک عمل دین اسلام کا تھا
ہر ایک راہ مین اِنکا تانتا بندھا تھا

نظامیّہ نوریّہ مستنصریّہ
رواحیّہ عزیّہ اور قاہریّہ
نفیسیّہ ستیّہ اور صاحبیّہ
عزیزیّہ زینیّہ اور ناصیّہ

یہ کالج تھے مرکز سب آفاقیون کے
حجازیّ و کرُدی و قبچاقیون کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بشر کو ہے لازم کہ ہمّت نہ ہارے
خدا کے سوا چھوڑ دے سب سہارے

جہانتک ہو کام آپ اپنے سنوارے
کہ ہین عارضی زور کمزور سارے

اڑے وقت تم دائین بائین نہ جھانکو
سدا اپنی گاڑی کو گر آپ ہانکو

بہت خوان بے اشتہا تم نے کھائے
بہت آس پر ساز کی راگ گائے

بہت بوجھہ بندھ بندھ کے تم نے اٹھائے
بہت عارضی تم نے جلوے دکھائے

بس اب اپنی گردن پہ رکھو جوا تم
کرو جا جتین آپ اپنی روا تم

تمھین اپنی مشکل کو آسان کروگے
تمھین اپنی منزل کا سامان کروگے

تمھین درد کا اپنے درمان کروگے
کروگے تمھین کچھہ اگر یہان کروگے

چھپا دستِ ہمّت مین زورِ قضا ہے
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

سراسر ہو گو سلطنت فیض گستر
مگر کوئی حالت نہین اس سے بہتر

رعیّت کی خود تربیت مین ہو یاور
کہ ہر بوجھہ ہو قوم کا سلطنت پر

ہو اس طرح ہاتھون مین اُسکے رعیّت
کہ قبضے مین غسّال کے جیسے میّت

وہی گر تجارت کے اُسکو سکھائے
وہی کشتکاری کے آئین سکھائے

وہی صنعت اور حرفت اُسکو بتائے
وہی اُسکو لکھوائے وہ ہی پڑھائے

ملا جس رعیّت کو ایسا سہارا
کیا آدمیت نے اُس سے کنارا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہی سلطنت کی ہے کافی اعانت
نفوس اور اموال کی ہو حفاظت
کہ ہو ملک مین امن اُس کی بدولت
حکومت مین ہو اعتدال اور عدالت
نہ تُورا رعیّت پہ بیجا ہو کوئی
نہ قانون چھُوٹ کارفرما ہو کوئی

جہان ہو یہ انداز فرمان روائی
کہ ہر کام مین آس ڈھونڈے پرائی
رعیّت کی ہے وہان نپٹ بیحیائی
کرے آپ اپنی نہ مشکل کشائی
کھڑا ہو سہارے اِک اڑواڑ کے گھر
ہٹی وہ جہان آ رہا یہ زمین پر

گیا اب وہ دِل تنگیون کا زمانا
برہمن کا پہنے اگر شُدر بانا
کہ اپنون کا حصّہ تھا پڑھنا پڑھانا
تو اُس پر نہین کوئی اب تازیانہ
ہوئے برطرف سب نشیب و فراز اب
سفید و سیہ مین نہین امتیاز اب

بس اب وقت کا حکمِ ناطق یہی ہے
یہی آج کل اصل فرمان ہی ہے
کہ جو کچھ ہے دُنیا مین تعلیم ہی ہے
اِسی مین چھپا سِرِّ شاہنشہی ہے
ملی ہے یہ طاقت اِسی کیمیا کو
کہ کرتی ہے یہ ایک شاہ و گدا کو

سکھاتی ہے محکوم کو یہ اطاعت
دلون سے مٹاتی ہے نقشِ عداوت
سُجھاتی ہے حاکم کو راہِ عدالت
جہان سے اُٹھاتی ہے رسمِ بغاوت
یہی ہے رعیّت کو حقدار کرتی
یہی ہے کہ و مہ کو ہموار کرتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سنی ہے غریبوں کی فریاد اسی نے
رِپبلک کی ڈالی ہے بنیاد اسی نے
کیا ہے غلامی کو برباد اسی نے
بنایا ہے پبلک کو آزاد اسی نے

مقید بھی کرتی ہے یہ اور رہا بھی
بناتی ہے آزاد بھی باوفا بھی

تجارت نے رونق ہی یہ اس سے پائی
فلاحت کی یہ منزلت ہے بڑھائی
کہ ہیچ اُسکے آگے ہے فرمانروائی
کہ فلاح کرتے ہیں معجز نمائی

ترقی یہ صنعت کو دی ہے بلا کی
کہ ہوتی ہے معلوم قدرت خدا کی

یہ نااتفاقی ہے قوموں سے کھوتی
یہ آپس کے کینے دلوں سے ہے دھوتی
یہ قومی محبت کا ہے بیج بوتی
یہ دانے ہے سب ایک لڑی میں پروتی

یہ نقطوں پہ خط کی طرح ہے گزرتی
کروڑوں دلوں کو ہے یہ ایک کرتی

جہاں یہ نہیں وہاں نہ قوم اور نہ ملت
جُدا سب کے رنج اور جدا سب کی راحت
نہ مُلکی حمایت نہ قومی حمیت
الگ سب کی ذِلت الگ سب کی عزت

خبر وہاں نہیں یہ کہ ہے قوم شے کیا
چھپا سرِ حق اس تعلق میں ہے کیا

جنہوں نے کہ تعلیم کی قدر و قیمت
ملوک اور سلاطین نے کھوئی حکومت
نہ جانی ہے مُسلط ہوئی اُن پہ ذلت
گھرانوں پہ چھائی امیروں کے نکبت

رہے خاندانی نہ عزت کے قابل
ہوئے سارے دعوے شرافت کے باطل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ چلتے ہین وھان کام کاریگرون کے
نہ برکت ہے پیشہ مین پیشہ ورون کے
بگڑنے لگے کھیل سوداگرون کے
ہوئے بند دروازے اکثر گھرون کے
کماتے تھے دولت جو دن رات بیٹھے
وہ ہین اب دھرے ہات پر ہات بیٹھے

ہنر اور فن وھان ہین سب گھٹتے جاتے
ہنرمند ہین روز و شب گھٹتے جاتے
ادیبون کے فضل وادب گھٹتے جاتے
طبیب اور اُنکے مطب گھٹتے جاتے
ہوئے پست سب فلسفی اور مناظر
نہ ناظم ہین سرسبز اُن کے نہ ناثر

اگر اک پہننے کو ٹوپی بنائین
تو کپڑا وہ اک اور دُنیا سے لائین
جو سینے کو وہ ایک سوئی منگائین
تو مشرق سے مغرب مین لینے کو جائین
ہر اک شے مین غیرون کے محتاج ہین وہ
مکینکس کی رو مین تاراج ہین وہ

نہ پاس اُنکے چادر نہ بستر ہے گھر کا
نہ برتن ہین گھر کے نہ زیور ہے گھر کا
نہ چاقو نہ قینچی نہ نشتر ہے گھر کا
صراحی ہے گھر کی نہ ساغر ہے گھر کا
کنول مجلسون مین قلم دفترون مین
اثاثہ ہے سب عاریت کا گھرون مین

جو مغرب سے آئے نہ مالِ تجارت
تو مر جائین بھوکے وہان اہلِ حرفت
ہو تجار پر بند راہِ معیشت
دکانون مین ڈھونڈی نہ پائی بضاعت
برائے سہارے ہین بیپار وھان سب
طفیلی ہین سیٹھ اور تجار وھان سب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ ہین ترکِ تعلیم کی سب سزائین
مبادا ردِ عافیت پھر نہ پائین
وہ کاش اب بھی غفلت سے باز آئین
کہ ہین بے پناہ آنے والی بلائین

ہوا بڑھتی جاتی ہے ہر رہگذر سے
چراغون کو فانوس بن اب خطر ہے

لئے فردِ بخششِ دوران کھڑا ہے
جنھین ماہر اور کرتبی دیکھتا ہے
ہر اک فوج کا جائزہ لے رہا ہے
اُنھین بخشتا تیغ و طبل و لوا ہے

یہ ہین بے ہنر یکقلم چھٹتے جاتے
رسالون سے نام اُنکے ہین کٹتے جاتے

بس اب علم و فن کے وہ پھیلاؤ سامان
غریبون کو راہِ ترقی ہو آسان
کہ نسلین تمھاری بنین جنسے انسان
امیرون مین ہو نورِ تعلیم تابان

کوئی اُن مین دنیا کی عزت کو تھامے
کوئی کشتیِ دین و ملت کو تھامے

بنے قوم کھانے کمانے کے قابل
تمدن کی مجلس مین آنے کے قابل
زمانے مین ہو منہ دکھانے کے قابل
خطاب آدمیت کا پانے کے قابل

سمجھنے لگین اپنے سب نیک و بد وہ
لگین کرنے آپ اپنی مدد وہ

کرو قدر اُن کی ہنر جن مین پاؤ
دل اور حوصلے اُن کے ملکر بڑھاؤ
ترقی کی اور اُن کو رغبت دلاؤ
ستون اس کھنڈر گھر کے ایسے بناؤ

کوئی قوم کی جن سے خدمت بن آئے
بٹھائین اُنھین سر پہ اپنے پرائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرو گے اگر ایسے لوگون کی عزت
بڑھائے گی جو قوم کی شان و شوکت

تو پاؤ گے اپنے مین تم اک جماعت
گھرانون مین پھیلائے گی خیر و برکت

مدد جسقدر تم سے وہ آج لے گی
عوض تم کو کل اُس کا وہ چند دے گی

ترقی کے یونان کے اسباب کیا تھے
تمدن کے میدان مین زور آزما تھے

ہنر ور جہان پیر و برنا فدا تھے
وطن کی محبت مین یکسر فنا تھے

مقاصد بڑے اور ارادے تھے عالی
نہ تھا اِس سے چھوٹا بڑا کوئی خالی

سبب کچھ نہ تھا اِسکا جز قدر دانی
ترقی مین کرتے تھے جو جان فشانی

کہ ہوتے تھے جو علم و حکمت کے بانی
حیات اُنکو ملتی تھی وھان جاودانی

وطن جیتے جی اُن پہ قربان تھا سارا
پس از مرگ پجتے تھے وہ آشکارا

اسی گُر نے تھا جوش سب کو دلایا
اسی شوق نے تھا دلون کو بڑھایا

کہ تھا اِک جزیرہ نے رتبہ یہ پایا
اِسی نے تھا یونان کو یون بنایا

اس امید پر کوششین تھین یہ ساری
کہ ہو قوم کے دل مین عظمت ہماری

جنھین ملک مین اپنی رکھنی ہو وقعت
جنھین تھامنی ہو گھرانے کی عزت

جنھین سلطنت کی ہو مطلوب قربت
جنھین دین کی ہو نہ منظور ذلت

جنھین نسل و اولاد ہو اپنی پیاری
اُنھین فرض ہے قوم کی غمگساری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

..tered in Database
Signature with Date

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar